Volume II
No. 3

SP. II-3-74(E)
400

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, April 1, 1974

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	83
Statement laid on the Table of the House	87
Adjournment Motion Re : Release of five hundred Pakistanis from India.—(*Not Pressed*)	88
Adjournment Motion Re : Non-inclusion of Kashmir issue in Muslim Summit Conference Agenda.—(*Ruled out*)	91
Adjournment Motion Re : US Naval Base on Diego Garcia in Indian Ocean.—(*Ruled out*)	94
Point of order Re : Reference to a book during debate	95
The Administrator General's (Amendment) Bill, 1974.—(*Adopted*) ...	98
The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974.—(*Deferred*) ...	99

PRINTED BY THE MANAGER, READING PRINTING PRESS 4 - URDU BAZAR, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATION, KARACHI

Price : Ps. 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Monday, April 1, 1974

The Senate of Pakistan met in the National Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock in the morning, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Quran*)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman : Now we take up questions. Yes, question No. 5.

NEWSPRINT QUOTA TO VARIOUS NEWSPAPERS

5. ***Khawaja Mohammad Safdar** : Will the Minister for Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, be pleased to state in a tabular form the monthly quota of newsprint issued to each weekly and monthly newspaper/journal in Pakistan separately in the year 1973 ?

مولانا کوثر نیازی : پاکستان میں ۱۹۷۳ء کے دوران ہر ہفت روزہ اور ماہنامہ اخبار/شمارے کو ملنے والے ماہانہ کوٹے کی تفصیل منسلکہ گوشوارے کی صورت میں پیش کی جاتی ہے -

GOVERNMENT ADVERTISEMENT TO VARIOUS NEWSPAPERS

6. ***Khawaja Mohammad Safdar** : Will the Minister for Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that Government advertisements are not being released to the following newspapers :

(i) Nawa-i-Waqt, Lahore/Rawalpindi,

'Being bulky not included in the Debate. A Copy of the same is available in the Senate Library.

[Khawaja Mohammad Safdar]

(ii) Jamhoor, Lahore,

(iii) Pakistan Economist, Karachi,

(iv) Jahan Numa, Lahore ;

(b) If answer to (a) above be in the affirmative, the reasons thereof ; and

(c) The respective dates since when the Government advertisements are not being released to the newspapers mentioned in (a) above ?

مولانا کوثر نیازی : (الف) یہ حقیقت نہیں - دراصل حسب ذیل اخبارات و جرائد کو سرکاری اشتہارات برائے اشاعت بھیجے جا رہے ہیں :-

(۱) ''نوائے وقت'' لاہور/ راولپنڈی

(۲) ''جمہور'' لاہور

(۳) ''پاکستان اکانومسٹ'' کراچی

ہفت روزہ ''جہاں نما،، لاہور نے اشاعت بند کر دی ہے -

(ب) یہ سوال پیدا نہیں ہوتا -

(ج) یہ سوال پیدا نہیں ہوتا -

خواجہ محمد صفدر : کیا محترم وزیر اطلاعات و نشریات ، اوقاف و حج ارشاد فرمائیں گے کہ ماضی قریب میں کس وقت ''نوائے وقت،، ''جمہور،، اور ''پاکستان اکانومسٹ،، کو سرکاری اشتہارات دینے بند ہوئے تھے ؟

مولانا کوثر نیازی : اس کے لیے نوٹس درکار ہے -

خواجہ محمد صفدر : میں محترم وزیر اطلاعات کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنے حافظے پر زور ڈال کر یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ اسی ایوان میں انہوں نے آج سے کچھ عرصہ پہلے میرے اسی قسم کے سوال کے جواب میں تحریراً مجھے یہ جواب دیا تھا کہ ان چھ اخبارات کے اشتہارات بند ہیں ؟

مولانا کوثر نیازی : ایسا کوئی جواب ریکارڈ پر نہیں ہے اور کوئی تھا تو وہ withdraw کیا جا چکا تھا - اس کو کوئی official جواب کی حیثیت حاصل نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر : اگر میں انہیں سنیٹ کے سیکرٹیریٹ کی طرف سے جاری کردہ جوابات جو میرے پاس ہیں دکھاؤں کہ ایسے جوابات مجھے ملے تھے تو کیا وہ اپنے اس جواب پر نظرثانی کرنا پسند فرمائیں گے ؟

مولانا کوثر نیازی : ضرور -

جناب چیئرمین : میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ کے پاس جواب موجود ہے تو پھر آپ کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس کا جواب موجود ہے اگر جواب موجود ہے تو اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

خواجہ محمد صفدر : جناب میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ اس سوال کا وہ جواب جو کہ تحریری طور پر ممبر صاحبان کو تقسیم کیا گیا تھا وہ جواب اس ایوان میں پڑھا نہیں گیا تھا اس لئے وہ ریکارڈ کا حصہ نہیں بن سکا - ویسے ان کا تحریری جواب میرے پاس موجود ہے - میں نے ان کو یاد دلانے کے لئے گزارش کی ہے کہ آپ نے کوئی ایسا جواب دیا تھا - میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے موجودہ جواب کی صحت کر لیں -

Haj Deposits

7. ***Khawaja Mohammad Safdar** : Will the Minister for Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a large number of persons who had applied for proceeding on Haj and had deposited the necessary dues with the Federal Government were not allowed to proceed on Haj ;

(b) whether the Federal Government had publicly declared that the said intending Hajis will be paid back their deposits before the 1st December, 1973.

(c) whether the said intending Hajis have not so far received back their deposits ; and

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the number of such Hajis who have not so far received back their deposits and the reasons for such inordinate delay in refunding their deposits ?

مولانا کوثر نیازی : (الف) یہ درست نہیں کہ بہت سے عازمین حج کو حج پر جانے کی اجازت نہیں دی گئی - امسال ۶۲۲۶۵۸ اشخاص میں سے جنہوں نے حج کے لیے درخواستیں دی تھیں ۴۷۱۷۷ اشخاص جا سکے - جو اشخاص امسال فریضہ حج ادا نہیں کر سکے ، ان میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے گذشتہ سال حج ادا کیا تھا - اپنے محرم افراد کے بغیر خواتین بھی حج پر نہیں جا سکتیں -

مذکورہ بالا کے علاوہ خشکی کے راستے عازمین حج بھیجے نہ جا سکے کیوں کہ خشکی کے سفر میں مشرق وسطیٰ کی جنگ کے نتیجے میں رکاوٹیں پیدا ہو گئی تھیں -

[Maulana Kausar Niazi]

(ب) اس حقیقت کے پیش نظر کہ حج کے جملہ حسابات کمپیوٹر کے ذریعے کئے گئے تھے ، یہ اعلان کیا گیا تھا کہ اس سال کے ناکام درخواست دہندگان کے واجبات ادا کرنے میں دیر نہیں کی جائے گی ۔ تاہم چونکہ آخری ہوائی جہاز اور بحری جہاز سفر حج پر بالترتیب ۲۵ اور ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو روانہ ہوگئے تھے اس لیے ان تاریخوں سے پہلے واجبات حج کی ادائگی کا اندراج کرنا ممکن نہ تھا ۔

(ج) جہاں تک حکومت کا تعلق ہے یہ یقین کرنے کے لیے کہ ناکام درخواست دہندگان کم از کم محکمانہ تاخیر کے بغیر اپنے واجبات وصول کریں پہلے ہی مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا چکے ہیں :-

(۱) جملہ ناکام عازمین حج کو انفرادی طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کمپیوٹر کے ذریعے بنک کی متعلقہ شاخ سے اپنے واجبات ، بنک کی رسیدیں پیش کر کے وصول کر لیں ۔

(۲) ایسے افراد کی کمپیوٹر شدہ فہرست متعلقہ بنک کی شاخ کو فوری تاکید فراہم کر دی گئی ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ رسیدیں پیش کرنے پر فوری طور پر رقم ادا کر دی جائے ۔

(۳) پریس نوٹ جاری کر کے بھی متعلقہ افراد کو بنکوں سے واجبات وصول کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور کسی قسم کی مشکل درپیش ہو تو انہیں مرکزی تنظیم حج سے رابطہ قائم کرنا چاہیے جو یقین دہانی کرائے گی کہ بغیر کسی تاخیر کے ان کی رقم ادا کر دی جائے گی ۔

(د) یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

خواجہ محمد صفدر : محترم وزیر اطلاعات نے اپنے جواب (ج) کے حصہ (الف) میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو عازمین حج ، حج کا فریضہ اس سال ادا نہ کر سکے ان کو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ اپنے واجبات واپس لے لیں ۔ تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو کب یہ اطلاع دی گئی ہے ؟

مولانا کوثر نیازی : کافی عرصہ پہلے اطلاع دے دی گئی تھی ۔ میں اس وقت exact date نہیں بتا سکتا ۔

خواجہ محمد صفدر : اور پھر اسی جواب کے اسی حصہ کے پیرا (ب) میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ بینکوں کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ان کی رقوم واپس کر دیں ۔ یہ ہدایت کب جاری کی گئی تھی ؟

مولانا کوثر نیازی : اس کے لئے بھی exact تاریخ میرے پاس نہیں ہے البتہ ریکارڈ دیکھ کر بتا سکتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اگر میں محترم وزیر اطلاعات ، نشریات ، اوقاف و حج کی خدمت میں یہ گزارش کروں کہ کسی بھی فرد کو آج تک ان کی رقوم واپس نہیں ملیں تو کیا اس سے وہ انکار کریں گے ؟

مولانا کوثر نیازی : اگر ایسے cases میرے نوٹس میں لائیں تو ان کی ادائیگی کا بندوبست کیا جائے گا ۔

STATEMENT LAID ON THE TABLE OF THE HOUSE

[*Information promissed in reply to starred question No. 37, asked by Senator Kamran Khan on 9th February, 1974, regarding industries operating in each province alongwith their annual production*].

1. Census of Manufacturing Industries is conducted under the Industrial Statictics Act, 1942 and covers those establishments which are engaged in manufacturing activities whether for the whole or for the part of the year and are registered under Section 2(j) and 5(I) of the Factories Act, 1934.

2. The Provincial Governments collect and process the data in accordance with the CMI proforma and communicate the result of their respective province to the Statistical Division. The Statistical Division co-ordinate the information and publish the CMI on national basis. So far, the annual CMI has been published upto 1969-70 by the Statistical Division. The publication of data on a national basis for 1970-71 is now in progress.

3. For subsequent years, the information which has so far been furnished by the provincial Governments is tabulated below :—

Province	The reporting period	Number of Units	Value of annual production
			(Rs, in crore)
Punjab	1971-72	1924	702.03
Sind	1972-73	1249	537.90
NWFP	1272-73	111	130.78
Baluchistan	1972-73	15	9.71

4. Presently the Provincial Governments are not in a position. They are, however, being pressed to furnish the same. As soon as the Provincial Governments provide additional information, it would also be placed on the table of the House.

Mr. Chairman : Now, we come to the Adjournment Motions. Yes, Khawaja Sahib.

ADJOURNMENT MOTION RE: NON-INCLUSION OF KASHMIR ISSUE IN MUSLIM SUMMIT CONFERENCE AGENDA

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the Senate to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the failure of the Federal Government to get the Kashmir issue included in the agenda of the Muslim Summit Conference..... ...

Mr. Chairman : One minute.

اگر ترتیب سے لیا جائے تو آپ دوسرا item موو کریں ۔

Failure of the Federal Government to persuade Bharat Government to release about 500 Pakistanis..... ......

اس کی بجائے یہ move کریں ، وہ اس کے بعد آئے گا ۔

ADJOURNMENT MOTION RE: RELEASE OF FIVE HUNDRED PAKISTANIS FROM INDIA

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the Senate to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the failure of the Federal Government to persuade the Bharat Government to release about five hundred Pakistanis who were jailed by the Bharat Government when they (the Pakistanis) crossed over to Bharat during anti non-Bengali roits in East Pakistan in 1971. This news, published in Nawa-i-Waqt of 23rd March, has caused grave concern and resentment in Pakistan.

Rao Abdus Sattar : I beg to oppose the motion, Sir.

Mr. Chairman : Mr. Khawaja Safdar, first you tell me how it is a matter of recent occurrence ?

یہ تو ۱۹۷۱ء کی بات ہے تقریباً تین سال گذر چکے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : حضور والا ! ۲۳ تاریخ کے نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بھارتی گورنمنٹ نے باوجود ہماری گورنمنٹ کے بار بار تقاضوں کے ابھی تک ان افراد کی فہرست مہیا نہیں کی جو کہ بھارت کی قید میں ہیں ۔ وہ سویلین ہیں ان کا جنگ سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ مکتی باہنی اور اس قسم کی مشرق پاکستان کی تنظیموں کے خوف سے ڈر کے بھاگ کر بھارت میں داخل ہو گئے تھے اور تب سے یعنی کم و بیش گذشتہ تین سال سے بھارت کی قید میں ہیں ۔ جناب والا ! پاکستان کے عوام کو یہ توقع تھی کہ شملہ معاہدہ کے بعد اور خصوصیت سے اعلان دہلی کے بعد ہمارے سبھی قیدی جن میں سویلین ، فوجی اور ہر قسم کے قیدی شامل ہیں اور جو کسی طور پر بھارت کی قید میں ہیں انہیں رہا کر دیا جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا ۔ اس خبر کا منبع جناب والا ! اگر آپ اخبار

ملاحظہ فرمائیں تو ہمارے فارن آفس کا نمائندہ ہے۔ اس نے یہ اطلاع دی ہے۔ عام آدمی کو یہ پتہ نہیں چل سکتا تھا اس لیے جناب والا ! تین سال سے جو بدنصیب پاکستانی ابھی تک بھارت کی قید میں ہیں میں ان کی مظلومیت کی طرف حکومت کی توجہ دلا رہا ہوں کہ ان کے لیے کچھ کیا جائے وہ اس ملک کے باشندے ہیں اور اس ملک کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے باشندوں کی حفاظت کرے اور ان کا تحفظ کرے۔ میں محترم وزیر مملکت کی توجہ اس انسانی مسئلہ کی طرف دلا رہا ہوں ۔ ورنہ اگر یہ دیانت داری سے کوشش کر رہے ہیں اور بھارتی حکومت نہیں مان رہی تو وہ اور بات ہے ۔ لیکن دہلی agreement کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہمارے ہر قسم کے قیدی واپس آتے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ اپنے شہریوں کے تحفظ میں ناکام رہی ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ بنگلہ دیش کے قیدی ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : وہ پاکستانی قیدی ہیں ۔ بنگلہ دیش کے قیدی نہیں یہ پانچ سو سے زائد وہ افراد ہیں جو مغربی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ تو وہ ہیں جن کو عام طور پر بہاری کہا جاتا ہے اور جو گڑبڑ کی وجہ سے بھارت چلے گئے تھے اور بھارتی حکومت نے انہیں پکڑ کر جیل میں ڈال دیا ۔یہ ٹھیک ہے لیکن میں نے عرض کیا ہے کہ اس کو تین سال ہو گئے ہیں یہ recent نہیں ہے ۔ میں آپ کی توجہ تحریک التواء کی طرف دلاتا ہوں ور ادوسری بات یہ ہے کہ یہ وہ ۵۰۰ آدمی ہیں جو بنگلہ دیش کے رہنے والے ہیں جن میں بہاری اور بنگالی وغیرہ شامل ہیں ۔ وہ پاکستان کے National نہیں ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : ان میں سے اکثر و بیشتر مغربی پاکستان کے رہنے والے ہیں ۔

جناب چیئرمین : اس کا تو ہمارے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ اخبار میں لکھا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین : کیا لکھا ہوا ہے ؟ پاکستان کے جو علاقے ہیں یہ ان کے National نہیں ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ پاکستان کے شہری ہیں ۔ میں آپ کی توجہ اخبار کی طرف دلاتا ہوں ۔ اس میں لکھا ہے کہ ''بھارت کی جیلوں میں کم سے کم ۵۰۰ پاکستانی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ۔ بھارتی حکومت نے تاحال ان بدقسمت افراد کی مکمل فہرست مہیا نہیں کی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان یعنی

[Kh a waja Mohammad Safdar]

اعتراض کوئی وزن نہیں رکھتا کیونکہ رول نمبر ۷۱ پارٹ ڈی میں یہ لکھا ہے :

> Rule 71, part (d) "It shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session or in the Assembly within the last six months."

کیونکہ یہ تحریک نیشنل اسمبلی میں خلاف ضابطہ قرار دے دی گئی تھی ، اس لیے یہاں زیر بحث آ سکتی ہے - اگر نیشنل اسمبلی میں زیر بحث آ جاتی تو البتہ اس قاعدے کے مطابق اس ایوان میں اس پر بحث نہیں ہو سکتی تھی - وزیر مملکت کے قانونی اعتراض میں کوئی جان نہیں ہے - جہاں تک واقعات کے متعلق انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ وزرائے خارجہ کی کمیٹی نے اس سمٹ کانفرنس کے لیے ایجنڈا تیار کیا تھا ، اور صرف ۲ item ایجنڈے میں رکھے تھے - ایک تھا عرب اسرائیل کی جنگ کے متعلق اور دوسرا تھا فلسطین کا مسئلہ - مگر مجھے حیرانگی ہے کہ اگر صرف یہی دو مسئلے اسلامی سمٹ کانفرنس کے ایجنڈے میں تھے تو بنگلہ دیش کا مسئلہ کیسے پیدا ہو گیا ؟

Mr. Chairman : This is not a correct representation of the facts. Will you be reasonable and listen to me? If I understand, you see, the position correctly, there was no Bangladesh 'masla' yet before the Conference. That was behind the scene that the people went there to Bangladesh and they prevailed upon Sheikh Mujibur Rehman to agree to attend this Conference and they prevailed upon Pakistan Government to recognise Bangladesh. There was no 'jhagra', you see, no 'masla', 'no problem'. It was a simple thing. Pakistan recognised Bangladesh and Mujibur Rehman volunteered to attend the Conference. There was no 'masla', no problem before the Conference. As far as I understand, the Conference was convened in order primarily to consider the Middle East situation. That was the primary objective and purpose of this Conference—to discuss Middel East situation with particular reference to the Israeli and Arab war and as a consequence therefrom, the Jerusalem problem and the right of the Palestinian people. You see, that has been done but the question of Kashmir could not be raised there. It is obvious to you because it was not included in the agenda and it was not included in the agenda because the agenda was not in the hands of the Pakistan Government alone, the agenda was prepared by the entire Islamic Secretariat which had set up a committee. A committee had been set up by the Islamic Secretariat and that committee prepared the agenda. How primarily the Pakistan Government is responsible for that. Now you are quite correct, cent percent correct, that the objection was not directly raised but, you see, he did not say that your adjournment motion was hit directly by part (d) of Rule 71 of the Rules of Procedure. He did not say that but if you mean to conclude from that probably he meant part (d) of Rule 71, I held in your favour that this adjournment is not hit by part (d) of Rule 71 for the simple reason that the Speaker did not allow the adjournment motion and he held it inadmissible, but I am inviting your attention to part (f) of Rule 71. It is quite clear. Motion will be held admissible only if it satisfied the condition of part (f) of Rule 71. It says :

"It shall relate", in other words your adjournment motion must relate, "to

a matter which is primarily the concern of the Government or to a matter in which the Government has substantial financial interest."

How could our Government raise that question in this Summit Conference —I am talking of the Islamic Summit Conference—you see ? Your objection is that this question was not raised before the Islamic Summit or it was not included in the agenda, that you have complained and I have already replied that the inclusion of this item, this matter, this issue or dispute between Pakistan and Bangladesh was not the concern of the Pakistan Government because it was the concern of the Islamic Secretariat which set up a Committee-and the Committee did not include this item, this issue between Pakistan and Bharat in the agenda. So, Pakistan is not responsible for that.

Khawaja Mohammad Safdar : You have given the ruling.

Mr. Chairman : Well, if you have some new argument, I have not yet actually announced my ruling but I have told you that apparently it is hit by part (f) of Rule 71 because it is not primarily the concern of the Pakistan Government.

خواجه محمد صفدر : بالکل وہی لوں گا - محترم وزیر مملکت برائے امور خارجه نے ارشاد فرمایا ہے اور پرزور لہجے میں انہوں نے یه الفاظ کہے ہیں که :

The Kashmir issue "is vital," that it is extremely "vital" with us.

ان کے الفاظ میں نے نوٹ کر لئے ہیں - جب اس سلسلے میں انہوں نے اتنے پرزور الفاظ کہے ہیں اور emphasise کرکے محترم وزیر خارجه نے ارشاد فرمایا ہے تو یه نیچرل اور قدرتی امر ہے - چونکه ہماری قوم کا اس مسئلے سے گہرا تعلق ہے اور مجھے توقع بھی تھی که وہ ضرور اسی طرح پر زور الفاظ میں ارشاد فرمائیں گے - ہمارے وزیراعظم نے اسلامی سمٹ کی صدارت فرمائی تھی تو وہ کشمیر کے مسئله کو اپنی کوشش سے اس کانفرنس میں زیربحث لا سکتے تھے - کم از کم اتنا چاہئے تھا که جب محترم وزیر مملکت برائے امور خارجه اس کمیٹی کی صدارت فرما رہے تھے تو اپنی طرف سے یه کوشش کرتے - صرف ایک یہی ہمارا most vital مسئله ہے ، اس کو ایجنڈے میں رکھتے - انہوں نے یه زور نہیں لگایا اس لیے میں سمجھتا ہوں که انہوں نے اپنے فرائض میں کوتاہی کی ہے -

Mr. Chairman : This is not a correct representation of facts.

Mr. Niamatullah Khan : It could not be nice on the part of the Pakistan Government to project the Kashmir at this juncture and even my friend Khawaja Safdar, if he were the President of this country, he too would not have projected this issue.

Khawaja Mohammad Safdar : Certainly.

Mr. Niamatullah Khan : The Government of Pakistan will take up this issue at the appropriate time.

Mr. Chairman : You have no answer to his objection. The matter is really very important ; it is very vital for the Government of Pakistan, but unfortunately, it cannot be discussed through an adjournment motion. There are other means of raising this issue. The rules do not allow you to raise a discussion like that. I, therefore, rule it out of order. Now, there is only one left. Yes, Khawaja Safdar.

ADJOURNMENT MOTION RE : US NAVAL BASE ON DIEGO GARCIA IN INDIAN OCEAN

Khawaja Mohammad Safdar : I beg leave to move a motion for the adjournment of the business of the Senate to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the plans for the extension of United States Military facilities on the British is land of Diego Garcia in the Indian Ocean will result in a Big Power build up so close to Pakistan, and will add to the great powers rivalry in the Indian Ocean. This news, published in the daily Dawn of 20th March 1974, has greately perturbed public of Pakistan.

Mr. Aziz Ahmed : I do not unfortunately have a copy of the adjournment motion. I know it is almost identical to the one that was raised in the National Assembly a few days ago. As I stated at that time, I should like to reiterate one or two considerations that I put before the National Assembly I would like to put before this august House too. One is that the establishment of a naval base at Diego Garcia is a matter between the lessee and lessor—between the British Government and the United States—and if the British Government should make particular facilities available to the United States Government for the establishment of a naval base, there is nothing that we can do about it. Secondly, there was a concern raised and it is expressed in that motion here also, that this will result in big power built up close to Pakistan. I must say that the big power naval built up will go on in any case even if the base is not established in Diego Garcia. If one super power—I mentioned this particular matter in the National Assembly also—brings a large contingent of its naval power in the Indian Ocean, as it has done, then it is inevitable, sooner or later, that another super power would like to do the same. This is precisely what has happened. Establishment of a naval base in Diego Garcia is not going to help in the built up nor the non-establishment would in any way have prevented this built up. Now that naval vessels are available to both the super powers, this need of naval facilities in order to patrol high seas. They can, however, send out vessels independently of the base for months together. This fear is not justified. The contest between the two super powers in the naval built up will go on whether or not Diego Garcia has been available to the United States Navy ; and therefore so far as Pakistan is concerned, it is a very important country but only a small country and it is none of our concern to tell the super powers how they should conduct themselves whenever they wish in their own interest to petrol the high seas close to our shores.

Mr. Chairman : Are you satisfied ?

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میرے adjournment motion کا ایک حصہ

پہلی adjournment سے ملتا جلتا ہے - اس میں میں نے دوسری super power کی بحری قوت کا پاکستانی ساحل کے قریب اجتماع کا ذکر کیا تھا - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم چھوٹے ملک ہیں ، مجھے نائب وزیر خارجہ سے اتفاق ہے -

Mr. Chairman : Something about the admissibility.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! جہاں تک admissibility کا تعلق ہے ، مجھے آپ کی رولنگ یاد ہے - اسی لئے میں اس طرف نہیں آ رہا - شاید آپ کو بھی یاد ہو -

جناب چیئرمین : میری رولنگ کا کچھ تو احترام کریں -

خواجہ محمد صفدر : میں بیٹھ جاتا ہوں -

جناب چیئرمین : نتیجہ وہی ہے -

because it is not of recent occurrence and it is not urgent. I explained to you what urgency means. Secondly, it is a continuing process between big powers. This must have started much earlier, it did not arise all of a sudden. Therefore, it cannot be discussed through an adjournment motion. It is ruled out of order.

Now, we take up legislative business—Mr. Pirzada.

POINT OF ORDER RE : REFERENCE TO A BOOK DURING DEBATE

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! مجھے اجازت ہو تو کچھ عرض کروں -

جناب چیئرمین : خیر تو ہے ؟

خواجہ محمد صفدر : حضور والا ! سابقہ روز جب کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی دوسری خواندگی کے دوران میں نے کسی کتاب کا حوالہ دیا تھا تو محترم وزیر تعلیم صاحب جو پارلیمانی امور اور قانون کے بھی وزیر ہیں ، انھوں نے اس پر اعتراض کیا تھا کہ میں اس کا حوالہ نہیں دے سکتا میں نہایت ہی احترام کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ محترم جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب نے اس موضوع پر دو rulings دی تھیں پہلی ruling انھوں نے یہ دی تھی کہ قانون کی کتابوں کے علاوہ اور کسی کتاب کا اس ایوان میں حوالہ نہیں دیا جا سکتا - وہ دونوں rulings جو جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب نے ارشاد فرمائی تھیں ، میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ ان پر ایک بار مزید غور فرماویں -

جناب چیئرمین : پھر یہ اس طرح نہیں کہا ہوگا ۔

جناب طاہر محمد خان : اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے ۔ میں نے واضح الفاظ میں کہا تھا ۔ وہ کوئی ruling نہیں دی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ صرف آج کے لیے ہے اور یہ ان کے بار بار اصرار کرنے پر کہنا پڑا تاکہ debate کو آگے چلایا جا سکے مگر انہوں نے شاید مجھے سمجھنے کی کوشش نہیں کی یا انہوں نے اپنے مخصوص انداز سے سمجھا ہے جو کہ درست نہیں ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : How can we discuss this matter ? The Deputy Chairman of the Senate acts in the absence of the Chairman. So, whatever has been said by the Chair is a matter on record and if the honourable Member has any dispute, he must move in writing so that we have an opportunity to study it. How can he raise this matter orally against the decision of the Chair unless it is on the agenda ?

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب نے کل جو یہاں کہا تھا اس کا ریکارڈ میرے پاس ہے ۔ اس میں انہوں نے فرمایا تھا ، ان کے الفاظ یہ ہیں :

(*Interruption*)

Mr. Chairman : Khawaja Sahib, will you pay attention to what I say ?

Khawaja Mohammad Safdar : Certainly, Sir.

Mr. Chairman : The Deputy Chairman said about what document can be referred to in the argument or in support of the argument or to supplement the argument.

اس میں انہوں نے صرف یہ فرمایا تھا کہ قانون کی کتاب کے بغیر آپ کسی چیز کا حوالہ نہیں دے سکتے ۔ ''خواجہ صاحب ! اگر آپ اس کتاب یا اس تاریخ کا حوالہ دے سکتے ہیں تو پھر میں آپ کو اجازت دے دیتا ہوں لیکن جب تک آپ وہ نہ دے سکیں گے ، اجازت نہیں دوں گا اور یہ صرف آج کے لیے ہے ۔ And this is only for today. "

(*Interruption*)

Mr. Chairman : He said, "You cannot refer to this document and this provision, and I think, there will be a proper occasion for me to give a final ruling" and there is no final ruling even given by the Deputy Chairman. He does not say that it was his final ruling. He wanted to know whether there was any ruling, any practice, any tradition, any precedent, any law under which you could refer to that document. He asked you to show it to hi.m Then he said, "I will allow if you show anything. This is only for today. This is not a final ruling. I think, you better reserve your discussion or objection or whatever you call it ; you appeal to the Chair for the revision of that ruling. I am not concerned with that. You can request for the revision of the ruling. You can say it is my objection, I want

your permission to refer to that argument. I am only concerned with that. I understand that was not final ruling. I allow you to speak provided you refer to any ruling, any practice, any law, any precedent that you can refer to a document ; and secondly, if you do not show, I will not allow you and this is only for today. This is only in the interest of smooth proceedings of the House and in order to allow the House to conduct some business peacefully, dispassionately, calmly and constructively. You reserve this objection for some other occasion, and I am dead sure you will have many occasions to raise this point. There will be objection from the other side, and I will consider it on merits. I think that will be most reasonable course for you. This is my advice.

خواجہ محمد صفدر : حضور والا ! آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے ، میں اس پر ضرور عمل کروں گا ۔ وہ ruling تھی یا نہیں تھی میں اس کے متعلق مزید کچھ نہیں کہوں گا ۔ میرے نکتۂ نظر سے تو وہ ruling تھی ۔ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ جناب والا ! اس کو آئندہ بطور مثال استعمال نہ کیا جائے ۔

(*Interruption*)

Mr. Chairman : Don't enter into the merits. I have already cut the matter short and told you if you again refer to any document I would not interfere, but there will be some objection from the other side.

خواجہ محمد صفدر : اس صورت میں ruling کے اس حصہ کا اطلاق بھی مجھ پر ہوگا ۔

Mr. Chairman : I do not think that was the final ruling.

Khawaja Mohammad Safdar : This is your ruling.

Mr. Chairman : I am not going to give any ruling. I will give the ruling when the occasion arises. Mr. Abdul Hafeez Pirzada you move your motion.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Thank you, Sir. May I request that before moving item No. 3 we can take up No. 5 which is non-controversial.

Mr. Chairman : Well, if the other side agrees.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Not the other side. Suppose if they say 'No' ?

Mr. Chairman : I do not say they are in agreement. But if they say 'no objection' the matter ends there. So, I will refer the matter to the House. Any objection from your side ? No objection.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : May I move item No. 5 ?

Mr. Chairman : Now has the Law Minister your permission to take up item No. 5 first ?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : This is what I have said.

Mr. Chairman : No.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, I did not object to that. This is what I wanted and pointed out to the Chair. You have only to get the sense of the House. Nobody is objecting to that.

Mr. Chairman : There is no controversy at all. The House has granted the leave to move item No. 5.

THE ADMINISTRATOR GENERAL'S (AMENDMENT) BILL, 1974

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I beg to move :

> "That the Bill further to amend the Administrator General's Act, 1913 [The Administrator General's (Amendment) Bill, 1974], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

> "That the Bill further to amend the Administrator General's Act, 1913 [The Administrator General's (Amendment) Bill, 1974], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Members : No objection.

Mr. Chairman : Do you want to make a speech ?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I don't think that it calls for any speech. All that we have done is that we have increased the limit, the monetary limit of the amount in respect of assets from Rs. 2,000 to Rs. 10,000 to enable the Administrator General to give relief to the persons entitled to the assets of a deceased person. This amount of Rs. 2,000 was fixed in the year 1926. The value of the money having gone down, this is causing lot of hardship to the decendents of a deceased person who has left assets and, therefore, this limit is being raised from Rs. 2,000 to Rs. 10,000 in accordance with the objective conditions.

Mr. Chairman : Now the question before the House is :

> "That the Bill further to amend the Administrator General's Act, 1913 [The Administrator General's (Amendment) Bill, 1974], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

(*The motion was adopted*)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : You have to put it clause by clause. There are no amendments.

Mr. Chairman : There are no amendments. So, Clauses 2, 3, 4 can be put together.

The question before the House is :

"That Clause 2, Clause 3, Clause 4 stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clauses 2, 3, 4 form part of the Bill.

Now, I take up Clause 1, Short title and Preamble.

The question before the House is :

> "That Clause 1, Preamble and Short title form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 1, Preamble and Short title form part of the Bill.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I beg to move :

> "That the Bill further to amend the Administrator General's Act, 1913 [The Administrator General's (Amendment) Bill, 1974] be passed."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

> "That the Bill further to amend the Administrator General's Act, 1913 [The Administrator General's (Amendment) Bill, 1974] be passed."

No objection.

The question before the House is :

> "That the Bill further to amend the Administrator General's Act, 1913 [The Administrator General's (Amendment) Bill, 1974] be passed".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The Bill stands passed.

Now, we take up item No. 3.

THE CRIMINAL PROCEDURE (AMENDMENT) BILL, 1974

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, I beg to move :

> "That the Bill further to amend certain laws relating to criminal procedure [The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman : Motion before the House is :

> "That the Bill further to amend certain laws relating to criminal procedure [The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed, Sir.

Mr. Chairman : They are opposing it.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Do they want to move their amendments ? This is the stage at which they should move their amendments to my motion.

Mr. Chairman : Opposed means that.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I am trying to bring it out to the honourable Member that there is amendment standing in his name. If he does not move it now, he cannot move it later.

Mr. Chairman : You move your amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That the Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned."

Mr. Chairman : Motion moved :

> "That the Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I am willing to consider this motion, provided that the other Bill is considered today in the House. Only one of the Bills can be referred. Whichever they consider to be more controversial will be referred because Electoral Rolls Bill is controversial which has been debated thoroughly and I do not see that there is any necessity because a number of amendments were debated. If they withdraw that objection then this Bill can be referred to the Standing Committee.

Khawaja Mohammad Safdar : I do not agree.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I do not mind if this Bill is referred but then the other Bill will have to be considered. I will not agree to refer Electoral Rolls Bill.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to withdraw this amendment.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Let him withdraw, so much the better because we must have some work but this is not commitment as far as the other Bill is concerned.

Mr. Chairman : This amendment with regard to reference to the Standing Committee is being withdrawn. Has the Mover of this amendment your permission to withdraw his amendment ?

Members : Yes.

Mr. Chairman : So the amendment stands withdrawn.

خواجہ محمد صفدر : کیا وزیر صاحب کچھ فرمائیں گے ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : The difficulty has arisen on account of the delay in the issuance of notifications by the Provincial Governments in pursuance of the Law Reforms Ordinance of 1972. I would like to make it absolutely clear that one of the provisions of this Bill introduces for the first time a change in the substantive law or in the law relating to criminal procedure in the country. All the provisions contained in this Bill have already been legis-

lated upon by the National Assembly before the Constitution came into force in one form or other, and some others were legislated as ordinances and subsequently approved by the National Assembly. The difficulty that has arisen is this—that in the Law Reforms Ordinance the punishment of transportation for life was abolished because it was meaningless. This punishment had continued in the context of undivided India before the partition when people were actually transported to some islands. The Law Reforms Ordinance while abolishing the punishment of transportation for life substituted it by the words "imprisonment for life." Now, this necessitated changes in a number of sections, scores and scores of sections in the penal laws and in the Criminal Procedure Law. Certain offences were described as punishable with transportation for life. So, this was to be done away with.

The anomaly further arose that while the punishment for transportation for life had been abolished and substituted for imprisonment for life, the Criminal Procedure Code kept on referring to this punishment as transportation for life, so that there was an anomaly and the difficulty had to be removed and this is the primary object of this Bill. Now opportunity was also taken to consolidate and amend the Code of Criminal Procedure which had already been done in some form or the other. All amendments by virtue of the Law Reforms Ordinance, etc., and the subsequent laws are being consolidated and brought into this in the form of a Schedule. And you will see that a number of entries have been made in the Schedule, although there is only one Article in the Bill itself. There is one Schedule under Section 2(1). A number of amendments are now being incorporated to be approved in respect of Code of Criminal Procedure 1898, and secondly, in respect of the Law Reforms Ordinance itself, and finally, the Code of Criminal Procedure (Amendment) Act, 1973. This is in order to avoid duplication, because at one stage it was brought to notice that some of the laws that were passed by the National Assembly or came in the form of Ordinance in the National Assembly and then were approved by the National Assembly, were passed by so many different instruments that the courts have to find it difficult as to what was the state of law now. As this thing is coming in the form of a Schedule, there will be no confusion whatsoever. And that is why opportunity has been taken in this case to require by the court proposing to release on bail a person accused of a non-bailable offence, accused for transportation for life, accused for death or imprisonment for 10 years or more to give notice to the prosecution why he should not be released. This is not a new thing. This has already come in the old laws, and it is being repeated and brought together so as to identify. And we are also providing a special procedure for prosecution of defamation against public servants in respect of their conduct in the discharge of their functions. This was also felt to be a long and overdue need. And what has really happened in the past is that the people who have been defamed, particularly those who have been defamed while performing functions, their functions under the law as Government servants, had no remedy whatsoever for going to the court for redress and the procedures were so cumbersome and ineffective that people who were defamed had no remedy at all. As I have submitted earlier on, in this case what we are doing is that we are making these functions triable by the courts directly, so that a person can get an immediate relief. These are the objects.

خواجہ محمد صفدر: جناب والا ! جیسا کہ محترم وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے اور اس بل کے اغراض و مقاصد میں بھی یہی دیا گیا ہے کہ اس بل کے پیش کرنے کے تین مقاصد ہیں ۔ ایک مقصد تو ایسا ہے کہ اس پر بحث کرنے کی

[Khawaja Mohammad Safdar]

ضرورت نہیں ہے اور اگر کوئی لفظی ترمیم ضابطۂ فوجداری میں درکار ہو تو وہ لفظی ترمیم کی جانی چاہیے ۔ البتہ دوسرے مقصد سے مجھے اختلاف ہے ۔ جناب والا ! اس مسودۂ قانون کے ذریعے وزیر قانون نے دو مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ایک تو یہ کہ عمائدین مملکت جن میں پریذیڈنٹ ، پرائم منسٹر ، مرکزی وزیر صاحبان ، صوبائی گورنر ، صوبائی وزیر صاحبان اور وہ تمام لوگ یا وہ تمام معززین بھی جو کہ مرکزی حکومت کی services میں ہیں یا صوبائی حکومت کی ملازمت میں ہیں انہیں ازالۂ حیثیت عرفی کے لیے خاص مراعات یا سہولتیں دینے کا انتظام کیا گیا ہے ۔ جناب والا ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر شخص خواہ وہ کسی معزز عہدے پر فائز ہو اور خواہ وہ ایک معمولی شہری ہو ، اس مملکت کے قانون کے سامنے ، قانون کی نظر میں دونوں کا رتبہ ایک جیسا ہونا چاہیے حکومتی پارٹی کا ایک بڑا مقبول نعرہ ہے 'مساوات محمدی' تو کیا اس مسودۂ قانون کے پیش نظر اس نعرے کی نفی نہیں ہوتی اور کیا یہ مسودۂ قانون مساوات محمدی کے اصولوں کے موافق ہے جو اس نعرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چند افراد کے لیے ایک خاص قسم کا قانون وضع کیا جائے اور باقی اس ملک کے کروڑوں شہریوں کے لیے ایک دوسرے قسم کا قانون ہو ۔ جناب والا ! تاریخ اسلام اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ خلفائے وقت کو اور ایک عام شہری کو کسی قاضی کے سامنے کسی مرافعے یا کسی دعوے کے سلسلے میں اگر پیش ہونا پڑا تو اس وقت کوئی تمیز نہیں کی گئی ؛ خلیفۂ المسلمین اور ایک عام شہری کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا میرے جو دوست یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مساوات محمدی کے قائل ہیں ، میں انہیں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا ان کے خلفائے راشدین کے زمانے میں کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ چند عمائدین مملکت کے لیے ایک علحدہ قانون وضع کیا گیا ہو ۔ جناب والا ! اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے آئین میں Article 25 درج کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں :

"All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law".

اس کے بعد Sub-Article پڑھتا ہوں ۔

Sub-Article 3 of the same Article "Nothing in this Article shall prevent the State from making any special provision for the protection of women and children."

آئین کے اس آرٹیکل کے تحت مخصوص قانون بنائے جاسکتے ہیں لیکن کن لوگوں کے لیے ؟ مستورات کے لیے اور بچوں کے لیے ، اور جن عمائدین مملکت کا ذکر اس

مسودۂ قانون میں کیا گیا ہے وہ ان دونوں categories میں سے کسی میں بھی شامل نہیں - اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ مسودۂ قانون ہمارے آئین کے بھی خلاف ہے اور حکمران پارٹی کے بلند بانگ دعوے کے بھی خلاف ہے - کہ حکمرانوں میں اور جیسے کہ میں کہہ چکا ہوں کہ عام شہریوں میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہ رکھی جائے - تو جناب والا ! پہلا اعتراض تو میرا اس مسودۂ قانون پر یہ ہے کہ جان بوجھ کر اس مسودۂ قانون میں ایک ایسی دفعہ رکھی گئی ہے کہ جس میں مخصوص عمائدین سلطنت کے کہنے پر خاص اختیارات اور خاص احکامات جاری کیے جائیں گے کہ سرکاری وکیل اس شخص کے خلاف استغاثہ دائر کرے گا جو کہ توہین اور ہتک عزت کا مرتکب ہوا ہو - اور اس قسم کے استغاثہ جات کی سیشن عدالتیں ہی سماعت کرسکیں گی اور کوئی دوسری عدالت نہیں کرسکے گی اور اس مقدمہ کی سماعت کا طریقۂ کار بھی مخصوص ہوگا تو عمائدین مملکت اور عام شہری کے درمیان یہ تمیز رکھی جا رہی ہے جو کہ حد درجہ ناپسندیدہ ہے اور ہمارے آئین کے بھی خلاف ہے - جناب والا ! دوسری غرض جو اس مسودۂ قانون کے ذریعہ حاصل کی جا رہی ہے یہ ہے کہ چند عمائدین مملکت کی زات کی حفاظت مقصود ہے اور ان کے خلاف کوئی شخص کوئی ایسا کلمہ اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا جو ان کی شان کے خلاف ہو اور جس سے ان کی شان میں فرق پڑے - اس مسودۂ قانون کے ذریعے ضمانت سے متعلق طریق کار کو اور قانون کو اس طرح سخت کیا جارہا ہے جس سے شک پڑتا ہے کہ شاید وہ لوگ جو موجودہ حکمران جماعت کے سیاسی مخالفین ہیں ، ان کو زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لیے جیل میں بند رکھنا مقصود ہے - جناب والا ! اس حکومت نے وہ چند رعایات جو ضابطۂ فوجداری کی دفعہ ۴۹۷ کے تحت ملزمان کو حاصل تھیں ، ایک ترمیمی بل کے زریعہ واپس لے لی ہیں اور وہ یہ تھیں کہ اگر مقدمہ ایک خاص عرصہ تک تعویق میں پڑا رہے ، اور اس میں کوئی کارووائی نہ ہو ، تو بعض قسم کے مقدمات کی صورت میں اگر ملزم سال بھر کے لیے جیل میں رہے ، اس کو ضمانت پر رہا کردینا ضروری تھا اور اگر ملزم کسی ایسے جرم کا مرتکب ہوا ہو ، جس کی سزا موت ہو اور اس صورت میں دو سال تک بلا سماعت مقدمہ عدالت میں رہے تو ملزم کو ضمانت پر رہا کیا جاسکتا ہے - جناب والا ! پچھلے سال یہ قانون بنایا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ سوچ سمجھ کر بنایا گیا ہے اور آخر جو کچھ وزارت قانون کی طرف سے آتا ہے ، ہم توقع کرتے ہیں کہ اس پر خاصا غور و فکر کر لیا جاتا ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ اس کے بعد کسی قانون میں ترمیم نہیں کی جاتی - لیکن میں یہ ثابت کروں گا کہ اس ترمیمی مسودۂ قانون کے ذریعے جو مراعات

[Khawaja Mohammad Safdar]

ملزم کو حاصل تھیں وہ واپس لے لی گئی ہیں - زیر بحث ترمیمی بل کے تحت اگر کوئی ملزم ایسے جرم میں ماخوذ ہو جس کی سزا دس سال سے زیادہ یا موت ہو تو ملزم کی اس وقت تک ضمانت منظور نہیں کی جاسکے گی جب تک وکیل سرکار کو نوٹس نہ دیا جائے - جناب والا ! مجھے یاد آتا ہے کہ بلوچستان کے عمائدین سابق گورنر ، سابق چیف منسٹر اور منسٹرز اور بڑے بڑے آدمی جو کسی زمانے میں بڑے آدمی تھے جو آج بھی ہیں کم و بیش گزشتہ ایک سال سے جیل میں ہیں ، اور ان کے خلاف الزامات کے اشتہارات اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں -

Mr. Chairman : Khawaja Sahib, this has nothing to do with the Bill. You see, you are referring to individual cases. Everybody understands whom you are meaning. They are in the Jails. What this has to do with the principle.

خواجہ محمد صفدر : میں پرنسپل کی بات کرتا ہوں - ان کی ضمانت ہوسکتی ہے -

Mr. Chairman : No, it is not the principle. This is a reference to individual cases.

خواجہ محمد صفدر : مثال تو دی جاسکتی ہے -

Mr. Chairman : This is a reference to individual cases who are under detention, and this is beyond the purview of this Bill. You only take the principles of the Bill.

خواجہ محمد صفدر : اچھا میں چھوڑ دیتا ہوں - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس بل کی غرض و غایت یہ ہے اور اس زیر بحث بل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ترمیمی بل اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ حکومت اپنے سیاسی مخالفین کو زیادہ سے زیادہ عرصہ تک جیل میں بند رکھے اور ایک طرف تو ایسا ہو رہا ہے کہ حکومت سے تعلق رکھنے والے احباب کی جانب سے وکیل سرکار پیش ہو اور دوسری طرف سیاسی مخالفین کے ساتھ یہ سلوک ہے کہ ان کے مقدمات اگر دس سال کے بعد عدالت میں پیش ہوتے ہیں تو وہ اتنا عرصہ جیلوں میں پڑے رہیں گے ، ان کی ضمانت نہیں ہوسکتی - حضور والا ! یہ تو دو معیار ہیں لیکن ایک معیار عمائدین حکومت کے لیے اور دوسرا حکومت کے مخالفین کے لیے -

"آنچہ برخود مپسندی بر دیگراں مپسند"

تو میں ان محترم دوستوں کی خدمت میں جو کہ ہمارے بائیں طرف بیٹھے ہوئے

ہیں ، درخواست کروں گا کہ کوئی ایسا وقت آسکتا ہے کہ یہ قانون آپ ہی کے خلاف استعمال ہو ، تو پھر آپ کہیں گے کہ یہ تو بڑا ظالمانہ قانون ہے ۔ اگر آپ کی اس وقت یہ رائے ہو تو اس قسم کے قوانین کو آج پسند نہ کریں کیونکہ جو چیز آپ اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کریں اس لیے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس قسم کے قوانین نہ بنائیں ۔

جناب والا ! حقیقت میں جہاں تک اس بل کا تعلق ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل نیک نیتی سے اس ایوان کے سامنے پیش نہیں کیا جارہا ہے ، میری زبان پر بہت سی مثالیں آرہی ہیں جو اس کے متعلق دی جاسکتی ہیں کیونکہ آپ نے مجھے روک دیا ہے تو اس لیے میں انہی گزارشات پر اکتفا کرتا ہوں اور ان وجوہات کی بنا پر اس بل کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Chairman : Thank you.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میں بھی اس بل کی مخالفت میں ہوں اور اس کی مخالفت میں کچھ کہنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں ۔ جن خیالات کا اظہار میرے محترم دوست خواجہ محمد صفدر نے فرمایا ہے ، میں کوشش کروں گا کہ ان کے دلائل کو نہ دہراؤں ۔ لیکن پھر بھی میں اگر کوئی ایسی بات کہہ دوں تو میں اس کی معذرت چاہوں گا ۔

Mr. Chairman : No, No. You can't repeat his arguments.

Mr. Shahzad Gul : I will try, Sir. نہیں کروں گا

Mr. Chairman : You are a lawyer. You are not allowed to speak against rules.

جناب شہزاد گل : جناب چیئرمین ! میں کوشش کروں گا کہ ان کو نہ دہراؤں اگر کوئی بات ایسی ہو بھی جائے تو اس کے لیے میں نے معذرت چاہی ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ نہ میری بات سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں ۔ اچھا آپ تشریف رکھیں ۔

What will be the use to repeat the arguments, particularly when the rules do not allow. It does not strengthen your case.

آپ کوئی نئی بات کیجیے جس کو لوگ پسند کریں ۔ اگر آپ خواجہ صاحب کے دلائل کو دہرائیں گے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ وقت بہت

[Mr. Chairman]

قیمتی ہے - یہ کوئی میرا وقت نہیں ہے -

You cannot strengthen your case by repeating the arguments advanced by the other speaker. That won't strengthen your case, Repetition does not strengthen your case. You should make proper use of the time of the House: Rules don't allow you to repeat the arguments already advanced.

جناب شہزاد گل : میں معذرت چاہتا ہوں - پھر تو یہ بات ہوگی کہ ایک طرف سے ایک وزیر صاحب بولیں گے اور دوسری طرف سے ایک شخص اپنے خیالات کا اظہار کرے گا تو معاملہ ختم ہوجائے گا اور باقی ہم سب خاموش رہیں گے -

جناب چیئرمین : آپ کوئی نئی بات کہیں نا - وہ بات جو پہلے کہی جاچکی ہو وہ نہ کہیں -

جناب شہزاد گل : میں معذرت کرتا ہوں - اس بل کا اسکوپ بہت محدود ہے - اگر کوئی بات جملۂ معترضہ کے طور پر دہرا دی گئی تو اس لیے میں نے معذرت چاہی ہے -

جناب چیئرمین : میں بھی معذرت چاہتا ہوں - اگر میں نے منع کیا تو پھر مجھے معافی دی جائے - اگر کوئی بات inadmissible اور irrelevant ہوگی اور repetition ہوگی تو پھر میں آپ سے کہوں گا - After all I have to follow the rules.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! موجودہ برسر اقتدار پارٹی جب اقتدار میں نہیں آئی تھی اور سیاسی میدان میں سرگرم عمل تھی تو انہوں نے واضح طور پر عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب وہ اقتدار میں آئیں گے تو اس ملک میں جتنے کالے قوانین ہیں ان کو ختم کردیں گے موجودہ بل جس شکل میں پیش کیا جارہا ہے اس میں ایک provision موجود ہے جو ایک بدترین قسم کا کالا قانون لانے کے مترادف ہے - اور وہ ان سارے وعدوں کی نفی کرتا ہے جو برسر اقتدار پارٹی نے عوام سے اقتدار کے حصول سے پہلے کیے تھے - جناب والا ! سب سے پہلے تو میں گذارش کروں گا کہ یہ بل بہت جلدی میں ترتیب دیا گیا ہے اور اس میں ایسے sections کو شامل کیا گیا ہے جو پہلے سے ہی موجود ہیں - لاء ریفارمز آرڈیننس میں ان sections کو حذف کیا گیا ہے اور اب ان حذف شدہ sections میں amendments لائی جارہی ہیں - ایک بات تو یہ ہے کہ بہت جلدی میں بنایا گیا ہے - اس پر کافی سوچ بچار نہیں کیا گیا ہے - دوسری بات defamation کے متعلق ہے - جناب والا ! اس میں جو provisional section لایا

گیا ہے اس کا دائرہ اتنا وسیع کیا گیا ہے کہ ہر ایک public servant ایک peon بھی اور ایک پولیس سپاہی بھی ایک سرکاری ملازم بھی public servant کی تعریف میں آتے ہیں - اب ہر ایک شخص کے متعلق اگر کوئی بات کہی جائے تو وہ defamation کے دائرے میں آئے گی اور پھر یہ میعاد چھ مہینے مقرر کی گئی ہے - اگر کسی شخص نے کوئی بات پچھلے چھ مہینے میں کہی ہو تو اس کی وہ بات قابل مواخذہ ہوگی - اس سے ایک طرف وہ سیاسی آزادی تحریر و تقریر ، جس کی ضمانت آئین میں دی گئی ہے بالکل ختم ہو کر رہ جاتی ہے - دوسری بات یہ کہ اس سے سیشن کورٹ میں کام کا اتنا بوجھ پڑ جائے گا اور اتنی complaints اور استغاثے ہوں گے کہ اس کو کام چلانے میں کافی مشکلات پیش آئیں گی - پہلے سے ہی سیشن کورٹ میں قتل کے مقدمات سالہا سال pending رہتے رہے ہیں - ان کا نمبر نہیں آتا - جب یہ defamation کے مقدمات آئیں گے تو یقینی بات ہے کہ اس میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو ان provisions کو غلط طور پر استعمال کریں گے اور ان سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے - کوئی بھی شخص کوئی سیاسی ورکر، کوئی لیڈر جلسے میں میٹنگ میں یا عام بازار میں کوئی بات کہے گا تو اسے ایک public servant وزیر اعظم یا پریزیڈنٹ یا وزراء صاحبان ہی نہیں بلکہ نچلے درجہ کا public servant بھی اس پر دباؤ ڈالنے کے لیے اس سے ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے لیے آئے گا اور شکایت کرے گا کہ میرے متعلق فلاں شخص نے ایسی بات کہی ہے - جو defamation کی تعریف میں آتی ہے - اور پھر پی‌پی صاحب اس کے متعلق complaint دائر کریں گے کہ اس سے پہلے روز مرہ کی سیاسی گفتگو ، سیاسی تقاریر ، سیاسی سرگرمیاں بالکل محدود ہی نہیں بلکہ بند ہوجائیں گی کوئی شخص بھی کسی بھی جگہ ایسی بات نہیں کرسکے گا - عام گپ شپ بھی نہیں لگا سکے گا - اس کے علاوہ جناب والا ! اس کے ساتھ ساتھ ایسی provision ہونی چاہیے تھی کہ ایک شخص کے متعلق واقعی defamation ہوگی لیکن وہ ایسی defamation کو عوام کے سامنے نہیں لانا چاہے گا - وہ کسی سے لڑنا نہیں چاہے گا - تو اس کو exemption دینے کے لیے چاہیے تھا کہ جو aggrieved person چاہے کہ میری defamation کے متعلق پی‌پی complaint دائر کرے تب پی‌پی complaint دائر کرتا - لیکن اس قسم کا سرٹیفکیٹ اور aggrieved person کی رضامندی کے متعلق بھی کوئی provision اس میں موجود نہیں ہے - لہذا میری گذارش یہ ہے کہ اس کا استعمال بہت غلط طور پر ہوگا -

جناب والا ! arbitrary provision جو ہے وہ bail سے متعلق ہے - موجودہ صورت میں اگر یہ بل پاس ہو جائے تو bail before arrest ختم ہو جاتی

[Mr. Shahzad Gul]

ہے - آپ جناب والا ! قابل ترین ججوں میں رہ چکے ہیں - آپ کو پتہ ہے کہ ہائی کورٹ ، سیشن کورٹ میں bail before arrrest میں نوٹس نہیں دیا جاتا provisional interim bail جو ہوگی وہ - - - - - - -

جناب چیئرمین : وہ تو interim ہے - نوٹس دیا جاتا ہے - صرف interim میں نہیں دیا جاتا -

جناب شہزاد گل : موجودہ صورت میں تو ہم نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی - موجودہ صورت میں اگر بل پاس ہو جائے تو اس میں نوٹس دینا ضروری ہے اور پھر provision جو bail before arrest کے بارے میں ہے وہ ختم ہو جاتی ہے - میں معافی چاہوں گا یہ کہنے میں کہ بعض ایسے cases ہوتے ہیں جن میں ہائی کورٹ نے بعض سیاسی لیڈروں کے لیے bail before arrest کے احکامات دیے ہیں اور ایسے فیصلے کیے ہیں کہ کسی بھی مقدمے میں اگر حکومت اس کو involve کرنا چاہے تو یہ bail پر ہوگا - ایسے cases recently ہوئے ہیں - اب بھی موجودہ حکومت کے دور میں پنجاب ہائی کورٹ کے ججوں نے ایسے فیصلے کیے ہیں اور بعض سیاسی لیڈروں کے متعلق بھی ایسے احکامات دیے ہیں - کسی بھی مقدمے میں اگر اس کو involve کیا گیا تو وہ bail before arrest پر تصور کیا جائے گا - لیکن موجودہ صورت میں جب نوٹس ضرور ہوگا تو bail before arrest بالکل ختم ہو جائے گی - پھر جناب والا ! یہ ویسٹ پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس منظور قادر کا فیصلہ ۱۹۶۳ کا تھا صرف transportation for life and death cases میں bail نہیں ہوسکتی تھی باقی دس سال تک کے cases میں bail ہوسکتی ہے لیکن لوئر کورٹ ، سیشن کورٹ ، اور ہائی کورٹ تو خواہ مخواہ ان bails پر لوگوں کو چھوڑتے تھے - موجودہ صورت میں دس سال کی سزا دی گئی - اب bail نہیں ہوسکے گی کیونکہ عموماً cases میں دس سال تک سزا ہوتی ہے - ان cases میں عدالتوں کے اختیارات کو محدود کیا گیا ہے -

جناب والا ! اس سے ہم محض یہ مطلب لیں گے کہ موجودہ حکومت سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے لیے مخالفین کو ناجائز طور پر سزا پہنچانے ، ان کی سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے اور ان پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے لیے موجودہ بل لارہی ہے - میں محترم وزیر قانون صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ یہ غلط ہے ساری provisions جو اس میں لارہے ہیں یہ پہلے بھی کسی قانون میں موجود تھیں ؟ (۹)۱۹۸ کو پہلی دفعہ لایا جارہا ہے bail ۴۹۷

میں ہے - پہلے اس میں کافی رعائتیں موجود تھیں لیکن موجودہ صورت میں ساری رعائتیں جو دی گئی تھیں وہ اب واپس لی جارہی ہیں - لہذا ان دونوں صورتوں میں یہ قانون بدترین قسم کا قانون ہوگا - یہ ناجائز طور پر استعال کیا جائے گا لہذا ہم ان کی خدمت میں گذارش کریں گے کہ جو ترامیم ہم نے تجویز کی ہیں وہ ان پر ٹھنڈے دل سے سوچیں اور ان کو منظور کریں تاکہ اس بل کو مفاد عامہ میں لایا جاسکے اور اس کو ناجائز طور پر استعال نہ کیا جاسکے -

مفتی ظفر علی نعمانی : جناب والا ! یہ جتنے بھی قوانین وضع کیے جاتے ہیں یا پرانے قوانین میں جو ترامیم کی جاتی ہیں ان کا شرعاً اور اخلاقاً یہ مقصد ہونا چاہیے کہ عوام کو سہولتیں مہیا کی جائیں - چنانچہ خلفاء کے دور میں اس قسم کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ اگر کوئی قانون بنایا گیا اور اس سے عوام کو کوئی تکلیف محسوس ہوئی تو اس میں فوراً ترمیم کی گئی یا اسے تبدیل کیا گیا - مگر یہاں پر قوانین کے اندر صرف بڑوں کے لیے سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور عوام کا خیال نہیں رکھا گیا - ترامیم اس لیے کی جاتی ہیں تاکہ وزراء اور حکومت کی کسی عظیم ہستی کو سہولتیں مہیا ہوں - حالانکہ ہمارے آئین میں یہ ہے کہ ہم اپنے تمام قوانین کو اسلام کی طرف مائل کر کے مکمل اسلامی بنائیں گے - اسلام میں عوام اور خواص میں کہیں کہیں فرق ضرور ہے - مثلاً زکواۃ کی مثال لے لیں کہ ہر شخص کے لیے ڈھائی فی صد ہے لیکن اگر خواص چالیس روپے پر ایک روپیہ زکواۃ دیتے تھے اور سال کے آخر میں اس کے پاس چالیس روپے رہتے ہیں تو اس پر اکتالیس روپے زکواۃ ہو جاتی ہے - خواص کے لیے مشکلات اور سختیاں زیادہ ہیں اور عوام کے لیے زیادہ سے زیادہ آسانیاں رکھی گئی ہیں - تحفہ تحائف قبول کرنے کے بارے میں اسلام کا حکم ہے کہ عام انسان کوئی ہدیہ خلوص کے ساتھ پیش کرنا چاہے تو وہ قبول کیا جاسکتا ہے لیکن اگر خواص ایسا کرنا چاہیں تو اجازت نہیں ، خصوصاً انصاف کے معاملے میں خاص پابندی ہے - مگر ہم یہاں اسلام کی روح کے خلاف قوانین بنانے کی طرف جا رہے ہیں - میری گذارش یہ ہے کہ کم از کم ہمیں ان سب چیزوں پر غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے- ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اسلام کی طرف بڑھیں اورآج ہی سے ایسی چیزیں شروع کریں کہ اسلام کی روح کے خلاف کوئی قانون نہ ملے - اسی وجہ سے اور محض اسی وجہ سے کہ ہم اسلامی آئین کی طرف شروع سے اب تک مائل نہیں ہوئے - یہی وجہ ہے کہ مشرق پاکستان ہم سے جدا ہو گیا - اگر اسلامی آئین شروع ہی میں بن جاتا تو اس قسم کی دشواریاں اور مسائل پیدا نہ ہوتے ہمارے بھائی ہم سے جدا نہ ہوتے - میں گذارش کروں گا کہ اس قسم

[Mufti Zafar Ali Nomani]

کی ترامیم کی بجائے آپ خلوص دل کے ساتھ اسلامی ترمیمات کی طرف آئیں ۔ اس قسم کی ترامیم لائیں کہ ہم اسلام سے قریب تر ہوں ۔ ہم اپنے وزراء اور صدر مملکت کے لیے یہ فیصلہ کریں کہ عدالت میں ان کی حاضری ضروری نہیں ۔ یہ تو لغو سی بات ہوگی ۔ اس سے بہت دشواریاں پیدا ہوں گی ۔ ان چیزوں کی میں سخت مخالفت کرتا ہوں ۔ اس قسم کی چیزیں نہیں ہونی چاہییں ۔

Mr. Chairman : Well, gentlemen, I would like to take the sense of the House. If you agree, I think, we must complete the first reading of the Bill by 12. If you go on like this, you can never complete your legislation and we have to sit right up to May. We should make proper use of time. If you agree, should we finish the first reading by 12 ?

راؤ عبدالستار : اس کے بعد پندرہ منٹ کے لیے وقفہ کر دیں اور اس کے بعد سوا بارہ بجے دوسری ریڈنگ شروع کردیں ۔

جناب چیئرمین : پہلی خواندگی بارہ بجے ختم کردیں اور پھر پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد سوا بارہ بجے دوسری خواندگی شروع کردیں ۔

This is the sense of the House. Do you agree ?

Members : Yes.

Mr. Chairman : All right. So, we complete the first reading by 12 and then after that we will have some break.

جناب محمد ہاشم غلزئی : جناب صدر مجلس میں اس بل پر مختصراً گذارش کروں گا ۔ اس بل میں اچھی باتیں بھی ہیں میں اُن کی تائید کرتا ہوں جہاں تک transportation for life اور اس قسم کی ضروری ترامیم کا تعلق ہے وہ اچھی ہیں ۔ میں اُن کی تائید کرتا ہوں ۔ مگر وہ مثل مشہور ہے کہ ہر ایک چیز کی اچھائی لے لو اور بری چیزیں پھینک دو ۔ جہاں تک اس بل کے الفاظ کی قانونی شکل اور دفعات کی تصحیح کرنا ہے ، وہ صحیح ہے ۔ اس بل میں کچھ ایسی باتیں بھی شامل کی گئی ہیں جن سے یہ خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ اگر اس بل کو اسی شکل میں پاس کیا جائے تو قانون کی بالادستی اور برابری اور اس کے اصول مجروح ہو جائیں گے ۔ بدقسمتی سے پاکستان میں عوام کو جو مشکلات درپیش ہیں نوکر شاہی کی وجہ سے ہیں اس بل میں اُن کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ۔ نوکر شاہی اور وزراء کی غلط کاریوں اور رشوت خور منسٹروں کو تحفظ دیا گیا ہے ۔ اُن کو کھلی چھٹی دی گئی ہے کہ ان کی جو مرضی ہو وہی کریں ، ان پر قانونی گرفت نہ ہوگی ۔ جناب والا ! اس قسم کی دفعات ہمارے اسلامی آئین کے بھی خلاف ہیں اور بنیادی حقوق کے بھی خلاف ہیں ۔ تمام پاکستانی اور تمام

عوام قانون کے سامنے برابر ہیں ۔ سرکاری ملازمین یا کوئی وزیر یا کوئی اور افسر اگر عوامی مفاد کے خلاف کچھ کرتا ہے تو جمہوری اداروں اور جمہوری ملکوں میں ایک ہی علاج اور ایک ہی راستہ ہوتا ہے کہ وہ تقریر و تحریر کے ذریعہ اور بیانات کے ذریعہ ان کی زیادتیوں کو عوام کے سامنے لائیں مگر اس بل میں ان افسروں کا تحفظ کیا گیا ہے ۔ کوئی شخص یا سیاسی پارٹی اگر ان کی کارکردگی کے خلاف اعتراض کرتی ہے تو فوراً حکومتی پارٹی ان کے خلاف کیس لا سکتی ہے اور تحفظ کر سکتی ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بجائے اس کے کہ اس بل ہیں ایسی باتیں ہوتیں جن سے کہ عوام میں تفریق پیدا نہ ہوتی، فرسٹ کلاس شہری اور سیکنڈ کلاس شہری پیدا نہ ہوتے تو اچھی بات تھی مگر اس میں جو فرق پیدا کیا گیا ہے کہ بعض لوگ قانون کے سامنے بری‌الذمہ ہوں گے اور بعض لوگ نہیں ہوں گے تو اس سے پاکستانی عوام میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ ایسے لوگ جو نوکر شاہی میں نہیں ہیں یا جن کے ساتھ قانونی طور پر برابر کا سلوک نہیں ہوتا ان میں یہ احساس کمتری پیدا ہوگا کہ یہاں پر دو قسم کے لوگ رہتے ہیں ۔ ان کے لئے ایک قانون ہے اور دوسروں کے لئے دوسرا ہے ۔ اس اصول پر میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ان دفعات کو اس طرح درست کیا جائے کہ ایک تو رشوت خور، ظالم اور نااہل وزراء یا نوکر شاہی کے پرزے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ عوام میں یہ احساس پیدا نہ ہو کہ وہ قانون کے سامنے برابر نہیں ہیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب طاہر محمد خان : میں سر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Chairman : Yes.

جناب طاہر محمد خان : جناب شاید آپ پسند نہ کریں کہ میں زیادہ تر قوانین پر یا سیاسی موضوعات پر اظہار خیال کروں کیونکہ بعض اوقات مجھے آپ کی کرسی پر بیٹھ کر کچھ ذمہ‌داریاں بھی ادا کرنا ہوتی ہیں لیکن میری یہ مجبوری ہے کہ ہماری پارٹی کے دوستوں نے مجھے ڈپٹی چیئرمین منتخب کرکے مجھے خود اپنے بعض حقوق سے محروم کر دیا ہے ۔ یہاں بحیثیت ممبر کے میں چاہتا ہوں کہ اپنا رول بہتر طریقے سے ادا کروں لیکن محض اس وجہ سے کہ بعد میں کوئی implication نہ ہو، میری کوئی رائے نہ بنے اور اس کرسی پر میں غیرجانبدار فیصلہ کر سکوں اس لیے میں زیادہ اظہار خیال نہیں کرتا ۔

جناب والا ! اس بل کے سلسلہ میں ایک بات جو نمایاں طور پر میرے اس بازو کے دوستوں نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ defamation کے سلسلے میں پریذیڈنٹ

[Mr. Tahir Mohammad Khan]

پرائم منسٹر ، فیڈرل منسٹرز، چیف منسٹرز، گورنرز اور پراونشل منسٹرز کو بھی تحفظ دیا گیا ہے - حضور والا ! میری گذارش یہ ہے کہ ہم اب ایک آزاد جمہوری معاشرے میں زندگی گزار رہے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے کہ اس ملک میں بہتر اور صحت مند جمہوری روایات قائم ہوں - صحت مند جمہوری روایات کے لیے بعض اخلاقی پابندیوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے - یہ درست ہے کہ ہم جب جمہوری process سے منتخب ہو کر حکومت میں آتے ہیں ، حکومت کی سربراہی کرتے ہیں تو ہمارے دوستوں کو یہ حق ہے کہ وہ ہم پر تنقید کریں لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک میں اپوزیشن نے کبھی بھی محب وطن ، تعمیری اپوزیشن کا کردار ادا نہیں کیا اور ہمیشہ یہ کوشش کی گئی کہ حکومت کو اس انداز سے criticise کیا جائے کہ جمہوری process رک جائے ، حکومت وقت سے پہلے گر جائے اور پھر anarchy کی ایک فضا قائم ہو - حضور والا ! اس جمہوری process کو تقویت بخشنے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مستحسن قدم ہے کہ اب قانون کے ذریعے سے جمہوری سرگرمیوں کو اور جمہوری حقوق کو regulate کیا جائے -

جناب والا ! یہ سچ ہے کہ اپوزیشن public elected leaders پر تنقید کر سکتی ہے لیکن اس قانون میں defamation کے سلسلے میں جو بات رکھی گئی ہے وہ اس لئے ہے کہ ہم نے گذشتہ ڈیڑھ سے پونے دو سال تک یہ دیکھا کہ مختلف اوقات میں public plateforms پر کھڑے ہو کر وزراء کے خلاف اور بعض اوقات وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے خلاف ایسے نازیبا الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں کہ جن کی کسی بھی جمہوری معاشرے میں اجازت نہیں دی جا سکتی ہے - جناب والا ! آپ کو یاد ہوگا کہ یہاں ڈاکٹر مبشر حسن اور جناب خورشید حسن میر کے خلاف لغو اور بے بنیاد قسم کے جھوٹے الزامات لگائے گئے جس پر انہوں نے defamation کے دعوے فائل کیے - ہم جمہوریت اور جمہوری process سے منتخب ہو کر آگے آئے ہیں - ہم میں یہ جرأت ہے کہ پلیٹ فارم پر خود اپنے مخالفین کا جواب دیں لیکن جب ہم حکومت میں ہیں تو حکومت کی حیثیت سے حکومت کے حقوق کا تحفظ منتخب وزیروں کا حق بنتا ہے - یہ اعتراض کہ اب سرکاری وکیل وزراء کے کیسوں کی پیروی کریں گے یہ شاید حکومت کے بنیادی اصولوں کے مطابق نہیں ہے -

جناب والا ! اس ضمن میں یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ سیشن جج کے سامنے ایڈمنسٹریٹو افسران کا پیش ہونا خلاف مصلحت ہے کیونکہ

اگر اس سے قبل جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ دو وزیروں نے مجسٹریٹ کی عدالتوں میں defamation کے دعوے فائل کیے ہیں - اگر مجسٹریٹ کی عدالت میں وزیر پیش ہوتے ہیں تو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ administrative officers کے سامنے پیش ہو رہے ہیں اور وہ ان سے متاثر ہوں گے اور انصاف نہیں کریں گے - اب اسی کے تحفظ کے لیے بہتر judicial forum میں دعوے فائل ہوں تا کہ بہتر judicial forum میں قانون کے اصولوں کے مطابق ان کے تصفیے ہو سکیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں provisions ہمارے اس جمہوری معاشرے کی تکمیل کے لیے بے حد ضروری تھیں اور اس کے لئے ہم ممنون ہیں کہ انھوں نے اس ادارے کو اور زیادہ تقویت بخشنے کے لئے لاء میں یہ provisions رکھی ہیں -

Mr. Chairman : Would somebody call the Law Minister into the House ?

(*At this stage the Law Minister entered the House*)

Mr. Chairman : Would you like to reply ?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Yes Sir. Sir, I only wish to say that the trend and substance of the speeches delivered by the Opposition benches betrays a complete lack of understanding and appreciation of the provisions of the Bill. Having said this, I would reply to their objections one by one.

First objection that has been made is that we are placing Government servants and Ministers etc., that is, public representatives, office bearers at a higher pedastal. Nothing can be more wrong than this assertion. All that we are providing here, in this law, is that without going through the formalities of committal proceedings, the court of sessions may take direct cognizance in the cases which in any event are triable by court of sessions. So, we are only eliminating the committal proceedings and this is one of the recommendations of the Law Reforms Committee. This we are doing because the time of the public representative office bearers as well as Government servants is the time of the public, and it should not be wasted in unnecessary duplication of litigation. That is what we are doing and what is that substantive change in the law we are making ? The change is only procedural. There is no change in the law. We only say that court of sessions may directly have cognizance and decide the case. How, the privilege being conferred on a Government servant ? Invariably Government servant is hasitant from going to a court of law in respect of defamation cases because in a defamation case, we know very well, that although the aggrieved party goes and lodges the complaint, it is invariably the aggrieved party in the defamation cases which is really in the dock, which is really on trial because that party has to establish its credit and not the person who has defamed. This is the procedure and we want to cut short the agony to save public time because the public representatives and office bearers get salaries from public revenues. Therefore, these cases should be disposed of as quickly as possible without the duplicating effort of committal proceedings. Where is the privilege being conferred ? Have we given them this facility, the facility in respect of their personal conduct ? Not at all. A reference to the language will show you that this facility of avoiding duplication is being given only in respect of their official functions because the words of the Bill are "any public servant employed in connection with the affairs of the Federation or of a Province in respect of his conduct in the discharge of his public functions" and

[Mr. Abdul Hafeez Pirzada]

that means that if you criticise the functioning of a Minister or the discharge of the functioning of a Minister or a Government servant, then the case can be taken cognizance of by the court of sessions, provided that it comes within the mischief and definition of the defamation, as laid down by the ordinary law. No change is being contemplated in the substantive provisions of law. Therefore, this criticism was absolutely ill-founded and had no merit whatsoever.

Secondly, please go to the provisions of bail. It has been said that we are introducing them for the first time. I have before mean Act passed by the National Assembly of Pakistan on the 29th day of June, 1973. This is the Criminal Procedure (Amendment) Act, 1973 in which we have got, apart from some other provisions, identical provisions *i.e.* in the said code in section 497, sub-section (1), after the words 'imprisonment for life' the words "or imprisonment for 10 years and unless the prosecution has been given notice to show cause why he should not be so released". This is the law. It has been in force since the 29th day of June, 1973 when assent was given to it by the President. What we are doing is that we are consolidating all these provisions. This is very much so in existence and what is the criticism? How are we curtailing the powers of the court to grant bail ? Invariably the practice is that in cases involving punishment of imprisonment for life or for death, the courts give notice to prosecution before a bail is granted under section 497. I will come to the criticism levelled by another honourable Senator with regard to anticipatory grant of bail because that is not covered by section 497, that is covered by section 498, which is ton being amended. In section 497 invariably notice is given and as the Chairman pointed out, it is only interim bail which is granted by the court, and final bail, a permanent bail, and ultimate order is passed after hearing the prosecution.

Now, what are the offences which are punishable with imprisonment for ten years or more or with death? They are all heinous offences involving moral turpitude. The eventual authority to decide whether bail should be granted or not is the court of law but all we are saying is that in accordance with the principles of natural jusiice which are available to every person, he must be heard before an order is passed against him. A person who is in custody as an offender or a potential offender, or a person against whom there is an allegation of a heinous crime involving moral turpitude, should be allowed to present his viewpoint before the court before the order of release is passed. I have seen that this power has been abused in the past. Offenders, perpetual and habitual offenders have got off on bail after committing heinous crimes with the result that they have gone out and terrorised people. So, we are not putting any curbs on the powers of the court. The ultimate authority to decide whether bail should be granted or not is the court, and nobody is interfering with that. All we say is that in heinous crimes where punishment can be ten years or more, in excess of ten years, the prosecution agency which has got the material, should be given an opportunity and that opportunity can be given within one hour—it depends upon court to court—in the Magisterial court the APPs are attached to the court, they are called and given notices and orders are passed. How does it interfere with the functioning of the court ? It has never interfered. All we are doing is that we are converting this practice into a substantial provision of law.

The other objection was that there were certain other facilities given, which are being taken away. I concede that in the Bill which I referred to, the Act of 1973, a facility was given in the Law Reforms Order. The facility was that in an ordinary case, if the court does not dispose of the matter within six months, then the person should be released on bail. In case of murder etc. and serious offences, where punishment was imprisonment for life or death, then this was one year. By this Act of 1973, realising the difficulty that you do not have the

physical machinery available at your disposal to dispose of all these cases, within a short span of time, this period was raised from six months to one year in ordinary offences and from one year to two years in cases of heinous offences. Here is the law to say that it is already one year and two years but kindly see the recommendations made by the Law Reforms Commission. The period has to be increased, otherwise when this provision applies, the blanket provision, to all the accused, all cut-throat crooks etc. who are in custody, and for one reason or the other they prevent the ultimate decision within a period of one year, they will all be let loose and terrorise and harass the prosecution, and nobody will be able to come and give evidence against them. We will introduce this provision of law—this is an assurance—but after the number of courts has been increased and after the courts are in a position to get rid of all those held. I have said it earlier, I have said it in the National Assembly also during the debate on this very Bill which is for consideration before the Senate that in the province of Punjab alone today we have got half a million cases pending in the courts of law. In one case involved ten persons—let us cite this modest number, taking into account the friends and witnesses of the prosecution agencies the accused and relatives etc., ten is a very very conservative figure—then in Punjab alone five million people are involved in cases. How are you going to add if you keep on releasing the people on bail left, right and centre and then what happens ? After that they will not be interested in the disposal of their cases ; they will protract the proceedings in one way or another and find excuses for adjournment, so that there will be addition to the backlog of cases. But the court always has the discretion, and we do not want to give legal licence to the authority of the court. Court always has this discretion that if a case cannot be disposed of within a reasonable time, the man is released on bail. All that you have to do is to give notice. We are not taking away that discretion of the court. We are going back to the position where the courts take the responsibility of releasing a person on bail.

As far as the criticism of Maulana Zafar Ali Nomani is concerned, that this is un-Islamic law, I fail to understand as to how this is un-Islamic. This is what I have to say. Thank you.

Mr. Chairman : Now, I put the question. The question before the House is :

> "That the Bill further to amend certain laws relating to criminal procedure, [The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Do you want to adjourn ? For how long ?

The leader of the House what is your opinion ? Let us adjourn for 15 to 20 minutes. Do you agree ?

Members : Yes.

Mr. Chairman : The House is adjourned for 20 minutes. We meet at 12.30 p.m.

(*The House adjourned for Tea to meet again at 12.30 p.m. the same day*)

(*The House reassembled after tea break, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair*).

Mr. Chairman : The first reading had completed before we adjourned today.

Now, we take up clause by clause considera'ion of the Bill. Clause 1 is in the name of Mr. Shahzad Gul. Clause 1 normally comes always last of all. We will come to that later.

We take up Short title and Preamble and similarly Schedule that also comes first of all. First we take up item No. 3.

Mr. Shahzad Gul : It is relating to Schedule, Sir.

Mr. Chairman : There are amendments relating to Schedule under Clause 2.

Mr, Shahzad Gul : There is no amendment to Clause 2. All amendments relate to the Schedule.

Mr. Chairman : You should also be on rail. It did not occur to me. You see, there are no amendments proposed to Clause 2. So, I will put this Clause to the vote of the House. First I will put this Clause 2 to the vote of the House. Am I correct ? There are no amendments. Clause 1 will come last of all. Let him move item No. 3. You move No. 3, Mr. Shahzad Gul. This is amendment to the Schedule.

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 3 to the propos:d amendment to section 34, be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : It is opposed.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! لاء ریفارم آرڈیننس ۱۹۷۲ میں item ۱۶ سیکشن ۳۴ کو omit کیا جائے کیونکہ Criminal Procedure Code میں سیکشن ۳۴ اس وقت exist نہیں کر رہا ہے لہذا اس سیکشن میں جناب والا ! amendment کیسے آ سکتی ہے ؟ آپ item ۱۶ آف دی لاء ریفارم آرڈیننس کو دیکھیں - یہی میری گذارش ہے کہ چونکہ سیکشن ۳۴ Criminal Procedure Code میں موجودہ وقت میں exist نہیں کر رہا ہے لہذا اس وقت جو amendment کی تجویز پیش کی جا رہی ہے وہ بے معنی سی بات ہے جب کہ یہ موجود ہی نہیں ہے - ان اسباب کی بنا پر میں نے ایک متبادل amendment رکھی ہے -

Mr. Chairman : That is a different matter. Let us see whether section 34 does or does not exist. You point out to the Law Minister whether he agrees, whether section 34 is omitted. If it is omitted there is no need to amend it.

What is th it book in your hand ?

Mr. Shahzad Gul : It is Law Reforms Ordinance, 1972.

اسی لئے جناب والا ! میں نے item کے deletion کے لیے اسے پیش کیا ہے کیونکہ لاء ریفارم آرڈیننس ۱۹۷۲ء کے item میں یہ ہے کہ سیکشن ۳۴ کو omit کیا

جائے۔ سیکشن ۳۴ omit ہو گیا ہے۔ سیکشن ۳۴ اس وقت exist نہیں کر رہا ہے اس لئے Criminal Procedure Code میں سیکشن ۳۴ کو دوبارہ لایا جائے۔ یہ جو تجویز کیا جا رہا ہے اس کو خارج کیا جائے۔

Mr Abdul Hafeez Pirzada : I get the point. If this amendment is kept aside for the time being, we can come back to it later on.

Mr. Chairman : Yes, it is on page 534. Have you the book in your hand?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Yes, I have the book in my hand.

Mr. Chairman : This point remains suspended for the time being. We will come to it again.

Yes, Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 3, the proposed amendment to section 34, be substituted by the following, namely :—

> 'The court of a magistrate, specially empowered, under section 30, may pass any sentence authorised by law, except a sentence of death or imprisonment for a term exceeding seven years'."

Mr. Chairman : Motion before the House is :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 3, the proposed amendment to section 34, be substituted by the following, namely :—

> 'The court of a magistrate, specially empowered, under section 30, may pass any sentence authorised by law, except a sentence of death or imprisonment for a term exceeding seven years'."

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! ابھی ابھی میرے محترم دوست اور ساتھی جناب شہزاد گل صاحب نے اپنی ایک ترمیم پیش کی تھی کہ شیڈول کے کالم ۴ میں آئیٹم ۳ کو حذف کر دیا جائے۔ انھوں نے یہ تجویز اس لئے پیش کی تھی کہ جس سیکشن سے اس کا تعلق ہے یا آئیٹم ۳ میں جو ترمیم تجویز کی گئی ہے تو ۱۹۷۲ء کے لاء ریفارم آرڈیننس کے ذریعے سے وہ مقصد پہلے ہی حاصل کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ جناب والا ! میں نے محترم وزیر قانون کی اس مشکل کو پیش نظر رکھتے ہوئے، کیونکہ میرے نکتۂ نظر سے سیکشن ۳۰ ضابطہ فوجداری میں آج تک موجود ہے اور حذف نہیں ہوا۔ مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۳۰ وہ اختیارات کس طرح سے حاصل ہوں گے جب وہ سیکشن ہی ضابطہ فوج داری میں موجود نہ ہو جو ان اختیارات کی وضاحت کرتا ہے۔ میں متعلقہ سیکشن آپ کے سامنے پڑھے دیتا ہوں۔ جناب والا ! سیکشن ۳۰ میں مجسٹریٹ کی powers ہیں اور سیکشن ۳۴ میں یہ ہے جو حذف کر دیا گیا ہے اور جس کے الفاظ یہ ہیں۔

[Khawaja Mohammad Safdar]

"34. The court of magistrate specially empowered under section 30 may pass any sentence authorised by law except a sentence of death or of transportation for a term exceeding seven years or impris nment for a term exceeding seven years."

یہ سیکشن ۳۴ سنہ ۱۹۷۲ء کی قانونی اصلاحات سے قبل موجود تھا مگر ۱۹۷۲ء کے بعد لاء ریفارم آرڈیننس نے اسے حذف کر دیا ہے - مگر اس کی ضرورت کو محترم وزیر قانون صاحب نے اپنی ترمیم کے ذریعے سے ظاہر کر دیا ہے - مجھے اس ترمیم سے اتفاق ہے - اس سیکشن کو ضابطہ فوج داری میں رکھے جانے کی ضرورت ہے تاکہ دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ کے اختیارات کی وضاحت ہوسکے کہ وہ صرف ۷ سال کی سزا دے سکتے ہیں اور عمر قید کی سزا دینے کے اختیار کو حذف کرنے کی بھی ضرورت تھی - چنانچہ میں نے اپنی ترمیم کے ذریعے اس آئیٹم ۳ میں پورے سیکشن سے ایک لفظ حذف کیا ہے - ماسوائے لفظ transportation کو حذف کرتے ہوئے پورے سیکشن کو بطور ترمیم پیش کر دیا ہے اس لیے مجھے یقین ہے کہ میں نے ان کے دل کی بات کی ہے اور وہ ضرور مجھ سے اتفاق کریں گے اور بجائے اس کے کہ آئیٹم ۳ کو حذف کریں جس سے ضابطہ فوجداری میں اور ابہام پیدا ہو جائے گا میری اس ترمیم کو قبول کیا جائے - اور آئیٹم ۳ کے بجائے میری ترمیم کو پورے سیکشن نمبر ۳۴ شامل کیا جائے اس طرح Criminal اور ضابطہ فوج داری میں سابقہ ترمیم کے نتیجہ میں جو خامی پیدا ہو گئی ہے وہ بھی رفع ہو جائے گی -

Mr. Chairman: What is your view—whether in the Law Reforms Ordinance 1972, section 34 has been omitted or not ?

Khawaja Mohammad Safdar: It has been, Sir, omitted. The whole Section 34 has been omitted by the Law Reforms Ordinance.

Mr. Chairman: All right. Item 16 is quite clear on that. Now, Mr. Shahzad Gul's amendment... .....

Khawaja Mohammad Safdar: How can you amend this section—this is his objection.

Mr. Chairman: ......and your amendment is that this should be substituted :

> "The court of a magistrate, specially empowered, under section 30, may pass any sentence of death or imprisonment for a term exceeding seven years".

Khawaja Mohammad Safdar: Substituted.

Mr. Chairman: All right.

جناب شہزاد گل : جناب چیئرمین ! نمبر ۱۵ کو دیکھیں -

جناب چیئرمین : کیا ہے نمبر ۱۵ ؟ ....column 4

جناب شہزاد گل : چودہ کے ساتھ ۱۶ کو شامل کر لیا جائے تو لینڈ ریفامز لاء کا سیکشن ۳۴ revive ہو جاتا ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : The outcome of this the fate of this amendment, will depend on what amendment has been moved by Mr. Shahzad Gul, and I would request that this should be kept aside for the time being.

Mr. Chairman : Amendment No. 4 should also be kept suspended. We move on to amendment No. 5.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 7, be deleted."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 7, be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اگر مجھے اجازت ہو تو میں اپنی ترمیم نمبر 6 (a) کو مسٹر شہزاد گل کی ترمیم کے ساتھ پیش کردوں تاکہ دونوں پر اکھٹی بحث ہو جائے ؟

جناب چیئرمین : لیکن اس سے پہلے شہزاد گل نے نمبر ۶ پیش کی ہے ۔
That will create confusion

خواجہ محمد صفدر : اچھا جی علحدہ علحدہ ہی پیش کر لیں ۔

جناب والا ! اس کلاز سے یا اس item کے ذریعہ سے ضابطہ فوجداری میں ایک دفعہ 198 (a) کا اضافہ کرنے کی تجویز کی گئی ہے ۔ جناب والا ! اس دفعہ کی غرض و غائیت یہ ہے کہ جناب صدر مملکت ، جناب وزیر اعظم صاحب ، محترم وزراء صاحبان وفاق حکومت ، گورنر صاحبان صوبہ جات اور وزراء صاحبان صوبائی حکومت اور ان کے علاوہ وہ ملازمین سرکار جو وفاق حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں یا جو صوبائی حکومت کی ملازمت میں ہیں ، ان کو بھی یہ رعایت دی جائے کہ انہیں ایک عام شہری کی حیثیت سے ہتک عزت کا دعویٰ داخل کرنے کی بجائے ان کی جانب سے وکیل سرکار استغاثہ دائر کریں ۔ جناب چیئرمین ! میں حیران ہوا ہوں کہ آخر اس کا معیار کیا رکھا گیا ہے ؟ چلیے بحث کی غرض سے میں مانتا ہوں کہ جس حد تک صدر صاحب کا تعلق ہے ، جس کو بحث کی غرض ہی نہیں ویسے ہی مانتا ہوں کہ کسی ملک

[Khawaja Mohammad Safdar]

میں اس ملک کا صدر ایک ایسی شخصیت ہوتی ہے جو زیر بحث نہیں لائی جاتی یعنی جس پر بحث نہیں کی جاتی اور یہ جمہوری روایات کا تقاضا بھی ہے کہ اس شخصیت کے متعلق کسی قسم کی بات نہ کی جائے۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Point of order, Sir. The speech is becoming irrelevant, because the personality of the President is not involved. The point is very limited, *i.e.*, in respect of certain officers we are not creating a new offence. As I have said, neither are we enlarging the scope nor are we enlarging the punishment. All that we say is that committal of cases be suspended and the court is authorised to take cognizance. So, how is it relevant whether President's personality is above impeachment or above any criticism. He is going outside the scope of the Bill. This is not a general debate. In any case, this is the second reading. We nave to talk only on the amendment. The amendment purports only this that this special provision that is suggested here should be deleted.

Mr. Chairman : There is some thaw in the argument. So far as the general principles of the Bill are concerned, they are supposed to have been discussed.

خواجہ محمد صفدر : اصل بات یہ ہے کہ اگر میری بات سن لی جاتی تو پھر انہیں یہ اعتراض نہ ہوتا ۔ جناب چیئرمین! اگر مجھے اجازت دیں تو میں بات کو آگے بڑھاؤں ۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ صدر مملکت کے افعال بطور صدر کے زیر بحث نہیں لائے جاتے مگر وزیر اعظم اور وزراء صاحبان خواہ وہ مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت سے تعلق رکھتے ہوں ، وہ سیاسی شخصیتیں ہوتی ہیں ۔ ان کے افعال اور ان کی جانب سے جاری کردہ احکام ہر وقت زیر بحث آتے رہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ! دوسری بات یہ ہے کہ چلیے بحث کے طور پر وزراء صاحبان کو بھی سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بھی قانون سے بالا ہیں ، لیکن سرکاری افسران کو کیوں تحفظ دیا جارہا ہے ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Again point of order, Sir. The speech is totally irrelevant. Nowhere has it been suggested that they are above the law. Where is it suggested that they are above the law ?

Mr. Chairman : The only suggestion made in the amendment is that the procedural proceedings should be dispensed with and the court shall automatically take cognizance of the matter. That is the crux of the whole matter.

خواجہ محمد صفدر : بندہ نواز ! میں یہی عرض کررہا ہوں یہ جو مختلف صورت حال پیدا ہوگئی ہے اب اس میں commitment proceedings نہیں ہوں گی پہلے تو یہ امر مشکوک ہے کہ قانونی نکتۂ نظر سے کیا دفعہ ۵۰۰ کے تحت جو استغاثہ ہوتا ہے اس میں commitment proceedings ہوتی بھی ہیں یا نہیں ؟

جناب چیئرمین : یہی تو وہ ہے -

خواجہ محمد صفدر : میں ابتداءً عرض کروں گا کہ آپ ضابطۂ فوجداری کے شڈول ۴ کو ملاحظہ فرمائیں - آپ دیکھیں گے کہ دفعہ ۵۰۰ کے تحت استغاثہ کی سماعت مجسٹریٹ اور سیشن جج دونوں کر سکتے ہیں commitment proceedings کا کہیں ذکر نہیں ہے - عام طور پر استغاثہ مجسٹریٹ سنتے ہیں -

(*Interruptions*)

میں عرض کررہا تھا کہ جہاں تک ان ملازمین سرکار کا تعلق ہے ، یہ وہی سرکاری افسر ہیں جن میں سے ہمارے موجودہ حکمرانوں نے اٹھارہ انیس سو کو بغیر show cause notice دیے dismiss کیا تھا - بقایا افسر انہی کے بھائی ہیں - ان کے لیے یہ تحفظ کیوں ضروری تصور کیا گیا ہے ؟ اگر ان کے لیے تحفظ ضروری ہے تو پھر درجۂ سوم اور درجۂ چہارم اور non-gazetted کے لیے کیوں ضروری نہیں ہے ؟

جناب چیئرمین : ہم یہ تو نہیں کہتے کہ تحفظ ان سے چھینا جائے - ان سے تحفظ نہیں چھینا جارہا - وہ کہتے ہیں کہ سیشن کورٹ میں جائیں گے -

Mr. Niamatullah Khan : Sir, he is repeating in saying so.

Mr. Chairman : This is what I say.

Mr. Niamatullah Khan : Sir, the honourable Member should speak within the scope of the amendment. He should not make a statement on the personalities of the individuals. I support the version of the Law Minister.

Mr Chairman : You see, what you call "tahafuz" that is not being taken away. That is there. The case will be heard by the Session Court. What is the substance of the whole thing is this that the committal proceedings will be unnecessary wastage of labour, money, energy and so many things. They should be dispensed with. The case should go straight to the Session Court. The Session Court will hear the case.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں -

جناب چیئرمین : نہیں نہیں میری بات تو سنیں - مسٹر شہزاد گل آپ تو وکیل ہیں - تقریر تو وہ کر رہے ہیں - آپ صرف پوائنٹ آف آرڈر کرسکتے ہیں -

جناب شہزاد گل : میں پوائنٹ آف آرڈر ہی کررہا ہوں -

(*Interruptions*)

Mr. Chairman : Mr. Shahzad Gul, you are not prepared to listen to me. Will you kindly resume your seat? First listen to me. The point of order is raised only if there is something going on against the rules and if rules are not being observed. You can raise the point of order when there is illegality, when there is violation of the rules. You are only giving explanation of your arguments. After Khawaja Sahib, you can make a speech. You can argue before the House. You will have your turn. This is not a point of order. Point of order is raised only when rules are not being observed.

جناب شہزاد گل : مجھے ان کی amendments پر بولنے کا حق ہے ۔

جناب چیئرمین : ابھی تو انھوں نے بولنا ختم نہیں کیا ۔ آپ کے اپنے ساتھی بول رہے ہیں ابھی تو وہی بول رہے ہیں تو آپ نے بولنا شروع کردیا ہے ۔ اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

Then you can raise a point of order, when he is not relevant or he is going against the rules.

پھر تو ٹھیک ہے ۔ آپ کو تشریح کرنی چاہیے ۔ ابھی تو ان کی تقریر ختم نہیں ہوئی ۔ خواجہ صاحب میرے خیال میں آپ جلدی ختم کرنے کی کوشش کریں ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں تو جلدی کررہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ جلدی میں صحیح طرح express ہی نہ کریں ۔ آپ جلدی بھی کریں اور to the point بات کریں ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! یقیناً میں آپ کے ارشاد کے مطابق ہی عمل کروں گا ۔ اگر کسی جگہ غیر متعلقہ بات کہوں تو آپ مجھے روک دیں ۔ بلکہ میں کوشش کروں گا کہ کسی قسم کی غیر متعلقہ بات نہ ہو ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ مجھے interfere کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔ مجھے یہ ضرورت ہی محسوس نہ ہو ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! محترم وزیر قانون صاحب کی جانب سے جو اعتراض کیا جارہا ہے ، یہ تو انھوں نے پہلی خواندگی کی بحث کا اختتام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ کسی کو کوئی تحفظ نہیں دیا جارہا ۔ میں کیا پوچھ سکتا ہوں کہ ''تحفظ'' اگر غلط لفظ ہے تو لفظ ''رعایت'' استعمال کرلیجیے ۔ رعایت اس لیے کہتا ہوں کہ کتنے لوگ ہیں جن کی جانب سے وکیل سرکار استغاثہ دائر کرتے ہیں ۔ ایک عام آدمی کے لیے مجسٹریٹ کی عدالت کھلی ہے ۔ وہ وہاں استغاثہ کرتا ہے اور ان محترم ہستیوں کے لیے کیوں ضروری ہے کہ

ان کا استغاثہ صرف سیشن جج ہی سماعت فرمائیں ۔ جیسا کہ میرے محترم دوست نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی ترامیم شامل کرائیں گے سیشن کورٹ کا لفظ تو پہلے ہی حذف ہوچکا ہے ، دوبارہ اس کو کیسے شامل کیا جارہا ہے ؟

جناب شہزاد گل : جناب والا ! آرڈیننس ۱۲ آف ۱۹۷۲ء میں سیکشن ۵۰۰ جو ہے وہ defamation کے متعلق ہے اور وہ penal code کا ہے ۔ اس میں ' trial by 1st Class Magistrate ہے ' and not trial by a Session Court. سیشن کورٹ کو omit کیا گیا ہے لہذا commitment proceedings کا تو پتہ ہی نہیں ہے ۔ میں یہ محترم وزیر قانون صاحب کی خدمت میں لانا چاہتا ہوں کہ commitment proceedings ہیں نہیں ، کیونکہ سیشن کورٹ پہلے سے ہی omit کیا گیا ہے ۔ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی provision ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, I think, we can dispense with this point and the other two amendments within no time. The honourable Member forgot what I said in the first reading. I said that because the provisions of the Law reforms Ordinance relating to the Criminal Procedure Code have not come into force, that is why we have not forced to bring them yet. You would see that so far as the Law Reforms Ordinance with regard to those provisions, which affect the Criminal Procedure Code are concerned, it is said that they shall come into force when the notification is issued by the Provincial Government. Therefore, those provisions have remained a dead letter. Similarly, section 34 of the Criminal Procedure Code still forms part and parcel of the Criminal Procedure Code because notification has not been issued.

Khawaja Mohammad Safdar : Question, Question.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : My friend, you can question at any time that you like. That is your right. What I am telling you is that I have read, I have read that the Law Reforms Ordinance has deleted section 34, but those provisions of the Law Reforms Ordinance, which amend the Criminal Procedure Code, are to come into force only when the province chooses to issue notification. The provinces have not issued notification. Therefore, those provisions of the Law Reforms Ordinance have remained inoperative. Kindly see this. This is what I have said, and this is what I had said in my speech during the first reading. That is what has necessitated the bringing into enactment the present law. Therefore, section 34 is still a part until it is deleted by the issuance of a notification by the Provincial Government. Same is the position relating to this entry which is deleted. The committal proceedings continue to be there. And this is how we intend to achieve this. This is the position. Now, as far as the amendment moved by Khawaja Safdar is concerned, I am very sorry that I have to repeat again, it should not have been necessary. We are not giving any special privilege. On the contrary, this poor man—the government servant, he cannot go in the court of session to prosecute. You are taking that right from him. He can prosecute in the court of session only if the Secretary to the Government concerned authorises the Public Prosecutor to lodge a complaint. This is not a right. This is not a concession. If he wants to prosecute on his own, he has to follow the same procedure. So, this is the position. You say, this is something novel. It is not novel. This has been the law in the neighbouring country, which is called the largest democracy in the world. This has been the law in respect of the trial of defamation cases of government servants for the last six years.

Mr. Chairman : Now, Khawaja Safdar Sahib, this is Ordinance 12 of 1972.

"This Ordinance may be called Law Reforms Ordinance, 1972, Part II. It shall come into force at once except the provisions of the schedule, relating to amendments in the Criminal Procedure Code, 1898 which shall come into force in any province with effect from such date as the Provincial Government thereof may by notification in the official gazette specify in this behalf."

Now, the condition is that they will come into force if the Provincial Government concerned issues the notification in that respect. No Provincial Government has so far issued any notification; that is my information. You can say that is a different thing but that you must have noticed that they do not automatically come into force. They come into force only when the Provincial Government concerned issues notification. That is the condition in sub-section (2). That is the position but you assume that the Provincial Governments have issued the necessary or requisite notification. So, the schedule does not come into force. Similarly, the argument that item 16 stands omitted, that would not be available to Mr. Shahzad Gul. That will be totally irrelevant.

(*Interruption*)

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! جہاں تک آپ کے اور محترم وزیر قانون کے ارشاد کا تعلق ہے کہ لاء ریفارم آرڈیننس ۱۹۷۲ء کا وہ حصہ جو ضابطۂ فوجداری سے تعلق رکھتا ہے ابھی نافذ نہیں ہوا - یہ درست ہے کہ جب تک صوبائی حکومتیں اس کے متعلق نوٹیفکیشن نہیں کرتیں کہ فلاں تاریخ کو لاء ریفارم آرڈیننس کا یہ حصہ نافذ ہوگا اس وقت تک ضابطۂ فوجداری جوں کا توں رہے گا۔ محترم وزیر قانون نے موجودہ بل میں ایک نہیں کئی ایک شقوں کو جو لاء ریفارم آرڈیننس کے شیڈول میں درج ہیں ، حذف کیا ہے ، اس لیے کہ وہ قانون کا حصہ تو بن چکے ہیں اگرچہ ابھی ان پر عمل روک دیا ہے - قانون میں تبدیلی آچکی ہے لیکن عمل اس وقت شروع ہوگا جب نوٹیفکیشن جاری ہوگا -

Mr. Chairman : No, this is very obvious.

آپ کی دلیل یہ ہے کہ یہ قانون موجود ہے لیکن اس پر عمل درآمد رکا ہوا ہے تاوقتیکہ صوبائی حکومتیں اس میں نوٹیفیکشن جاری نہ کردیں - آپ کی دلیل تو یہ ہے -

خواجہ محمد صفدر : آپ شیڈول کے آخری حصے میں لاء ریفارم آرڈیننس ۱۹۷۲ء میں جہاں ترامیم کا ذکر ہے ، صفحہ نمبر ۵ پر ملاحظہ فرمائیں کہ آئیٹم ۱۴ کو حذف کیا گیا ہے آئیٹم ۱۷ کے پہلے حصے کو حذف کیا گیا ہے - میں تفصیل میں نہیں جاتا ، کم و بیشں آئیٹم ۲۵ کو حذف کیا گیا ہے - کیوں حذف کیا گیا ؟ اس لیے کہ وہ قانون کے حصے بن چکے ہیں - جب تک وہ اصل حذف نہ ہوں اور انہیں حذف نہیں کیا جاتا اس وقت تک وہ قانون کا حصہ رہیں گے - البتہ جس وقت صوبائی حکومت کی جانب سے نوٹیفکیشن جاری ہوگا لاء ریفارمز آرڈیننس کے

اس حصہ پر عمل درآمد شروع ہوگا ، اس لیے ضروری ہے کہ جہاں کلاز ۱۴ کو حذف کیا گیا ہے وہاں ۱۶ بھی لکھی جاتی ہے - لیکن اگر اس کی ضرورت ہی نہیں تو پھر نہ ۱۴ کی ضرورت تھی اور نہ ہی ۱۶ اور ۱۷ کی ضرورت تھی - اس کالم میں ان شقوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں تھی - اس ایے جب آپ ۲۵ دفعات کو حذف کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ قانون کا حصہ ہوں اور جب تک ان کو حذف نہیں کیا جائے گا اس وقت تک اصل قانون کا حصہ رہیں گی آئیٹم ۱۶ کے لیے بھی یہی طریقۂ کار اختیار کیا جانا چاہیے کیونکہ اس میں جو دفعات لکھی ہوئی ہیں وہ اصل قانون میں سرے سے موجود نہیں ہیں ، اس لیے اس میں ترامیم پیش نہیں کی جاسکتی -

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : یہ تو ایک ایک ترمیم پر دو دو مرتبہ تقریریں اور دو دو مرتبہ جواب شروع ہوگئے ہیں - اب مجھے جواب دینا ہی پڑے گا - یہ کوئی نہیں کہتا کہ قانون پاس نہیں ہوا لیکن عمل میں نہیں آیا اس لیے دوسری entry کو حذف کیا گیا ہے ، کیونکہ وہی enrty جو لاء ریفارم آرڈیننس حذف کررہا ہے ان کو ہم یہاں لائے ہیں - ان کو اسی تاریخ سے عمل میں لا رہے ہیں جو لاء ریفارم آرڈیننس کی تاریخ تھی - یہاں بھی یہی کیا گیا ہے کہ

"It shall come into force at once and shall except item 7 and sub-item (ii) and (iii) of item 18 and the items relating to amendments in the Law Reforms Ordinance, 1972 (XII of 1972) of the schedule, 6 deemed to have taken effect on the 13th day of April, 1972".

تو یہ حذف کررہے ہیں اگر آپ دیکھیں تو شروع شروع میں سب کو re-enact کر رہے ہیں - ان کو ۱۳ اپریل سے force میں لا رہے ہیں -

I think, sufficient debate has taken place. Let them be put to the House.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ٹھیک ہے - میں جو ان کا legel aspect سمجھا ہوں اس کے بعد ہم merit میں نہیں جاتے کیونکہ مسٹر شہراد گل کا objection لیگل ہے -

جناب شہزاد گل : آئیٹم نمبر ۷ تو ابھی ابھی عمل میں آرہا ہے -

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : میں نے جواب دے دیا ہے -

جناب شہزاد گل : آئیٹم ۳ اور ۴ کے متعلق آپ نے کہا تھا کہ بعد میں لیں گے اور ابھی آئیٹم ۷ پر بحث ہوگی -

Mr. Chairman : In order to assist me and help the House in understanding your point of view, you kindly confine yourself to this one thing that the schedule will come into force only from the day when the Provincial Assembly concerned issues the notification. That has not been done.

Nos. 3 and 4 suspended. Should I put it now to the vote of the House. The question before the House is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 7 be deleted."

(The motion was negatived)

Mr. Chairman : The amendment is rejected. Now, we move on to next item.

A Member : Why not take Nos. 3 and 4 now ?

Mr. Chairman : I do not think it is now proper to go further. We have kept this rightly or wrongly. The position to me is quite clear. Now, we take up Nos. 3 and 4.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Yes, Sir.

Mr. Chairman : I think, we should put them to the vote of the House.

خواجہ محمد صفدر : اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : You proposed this amendment, you spoke on it. I said, I will reply a little later. So, I have replied now.

جناب چیئرمین : آئیٹم ۳ اور ۴ پر تو آپ بول چکے ہیں اور انہوں نے جواب بھی دے دیا ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I have said section 34 is still there.

Mr. Chairman : I will now put the question.

Now, I put items 3 and 4 together.

The question is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 3, to the proposed amendment to section 34, be deleted".

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4 item 3, to the proposed amendment to section 34, be substituted by the following, namely :—

> 'The court of a magistrate, specially empowered, under section 30, may pass any sentence autho-

rised by law, except a sentence of death or imprisonment for a term exceeding seven years'."

(*The motions were negatived*)

Mr. Chairman : Now, we move to the next amendment of Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 7..........

Mr. Chairman : You are moving your amendment No. 6 ?

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed new section 198-A, in sub-section (1) for the words "public servants" occurring in the eleventh line the words "gazetted officers" be substituted".

Mr. Chairman : Motion moved :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed new section 198-A, in sub-section (1) for the words "Public servants" occurring in the eleventh line the words "gazetted officers" be substituted".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I oppose it.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! public servant کی تعریف پینل کوڈ میں دی گئی ہے وہ بہت زیادہ واضح ہے - اور جس طرح جناب والا ! کہ مختلف قسم کے لوگ ہیں بددیانت بھی ہوتے ہیں اور نیک نیت بھی ہوتے ہیں یعنی چھوٹے طبقے سے لے کر سیکرٹری کے رتبے تک ، ایک شخص آئے گا اور وہ کوئی بددیانت شخص ہوگا اور ایک شخص کے پاس آئے گا کہ آپ میرے متعلق استغاثہ لے رہے ہیں اور پھر اسے کوئی ناجائز چیز دے کر کہے گا کہ رپورٹ نہ کرو ، تو اس وجہ سے جو سارے کے سارے public servants رکھے گئے ہیں اگر ان کو gazetted officers تک محدود کیا جائے اور باقی کو رہنے دیا جائے تو بہت اچھا ہوگا - اگر ان کی defamation ہوئی ہو تو وہ ordinary law کے تحت آئیں ، رپورٹ کریں اور اپنا کیس try کریں تو اس طرح ناجائز استعمال نہیں ہوگا -

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, it is very difficult to make a distinction between one category of Government servants and another category of Government servants. On the other hand also, it might be in the public interest to

[Mr. Abdul Hafeez Pirzada]

force the prosecution so that there is the judicial pronouncement on the issue. Suppose, there is an allegation of corruption and Government does not have material and the matter is referred to the court. The officer is guilty. He does not want to go to the court. You can now force him to go asking the Public Prosecutor to go and lodge prosecution, and the court will decide whether the allegation is correct or not. Another thing is that this is not a privilege. This is an absolute necessity.

Mr. Chairman : The question is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed new section 198-A, in sub-section (1) for the words "public servants" occurring in the eleventh line the words "gazetted officers" be substituted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman : Order please. An amendment of Khawaja Safdar escaped my notice.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4 in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (1) between the words "President and the Prime Minister" the words the "Chairman and the Speaker" be inserted and between the words "Governor and the Chief Minister" the words "Speaker of a Provincial Assembly" be inserted".

Mr. Chairman : Motion moved :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (1) between the words "President and the Prime Minister" the words "the Chairman and the Speaker" be inserted and between the words "Governor and the Chief Minister" the words "Speaker of a Provincial Assembly" be inserted".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed. This is opposed on the ground that the Chairman of the Senate and the Speaker of the National Assembly and the Speakers of the Provincial Assemblies have already got the protection of the House which the Ministers do not have. If anything is said against the Chairman or the Speaker, that would amount to conduct of the whole House, and the House can call and punish the person because this is a far better procedure in dealing with these matters. But the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar is redundant in as much as the Speaker and the Chairman are not included in the category of public office holders.

Mr. Chairman : I hope Khawaja Mohammad Safdar will agree that the poor Chairman and the poor Speaker should be spared the agony of being prosecuted. You will take mercy on us and would not drag us into the arena.

Khawaja Mohammad Safdar : I do not insist on this. I withdraw it.

Mr. Chairman : Withdrawn.

A Member : He wanted the Public Prosecutor to decide the fate of the Chairman and the Speaker.

خواجہ محمد صفدر : صرف پریزیڈنٹ کے لیے ضروری ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : President is not a Member of the Parliament. Please do not forget it. He is outside the Parliament. Whatever is said outside Parliament about the Speaker or the Chairman the Parliament can look into it for punishing the person for that.

Mr. Chairman : Now, I would ask the House whether leave is granted to him to withdraw his amendment.

(*Leave was granted*)

Mr Chairman : Amendment is withdrawn. Now, we move on to item 7, amendment by Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : Sir, I beg to move :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7 in the proposed section 198-A, in sub-section (2) the comma and words, and be accompanied with a certificate in writing of the aggrieved person showing that he has consented to the filing of such a complaint' be added at the end".

Mr. Chairman : Motion moved :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7 in the proposed section 198-A, in sub-section (2) the comma and words ',and be accompanied with a certificate in writing of the aggrieved person showing that he has consented to the filing of such a complaint' be added at the end".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میں آئیٹم نمبر ۲ پڑھ رہا ہوں :

> "Every such complaint shall set forth the facts which constitute the offence alleged, the nature of such offence and such other particulars as are reasonably sufficient to give notice to the accused of the offence alleged to have been committed by him".

اس سے پہلے نمبر ۱ میں ، سیشن کورٹ میں Public Prosecutor in writing عدالت میں complaint دائر کرے گا ، یہ نہیں ہے کہ public prosecutor کے نوٹس میں ایف-آئی-آر

[Mr. Shahzad Gul]

آئے گا یا تحریری طور پر کوئی چیز آئے گی - جس شخص کو complaint ہو وہ تحریری نوٹس دے گا کہ بھائی میری defamation ہوئی ہے آپ complaint دائر کریں - ایک شخص ہوگا جناب والا ! کہ وہ litigation میں نہیں آئے گا اس کی نسبت ضرور کسی نے بات کی ہوگی - بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ کوئی گالی بھی دیتا ہے لیکن وہ مسئلے کو آگے نہیں بڑھانا چاہتے اور اسی جگہ پر اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں - وہ سوچتے ہیں کہ معاملہ بہت بڑھ جائے گا ، میرے متعلق یہ arguments ہوں گے ، وکیل ہوں گے اور گواہ ہوں گے کہ فلاں شخص نے یہ کہا تھا - defamation cases میں جناب والا ! آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ پہلے شاکی شخص complaint کو عدالت میں ثابت کرے گا کہ میری کتنی defamation ہوئی ہے یا لوگوں میں میری عزت گر گئی ہے - ایسی صورت میں یہ ضروری ہے کہ اگر ایک شخص چاہے کہ میرے متعلق کیس لڑا جائے تو وہ ایک سرٹیفیکٹ دے کہ ہاں میں اس شکایت پر راضی ہوں اور میں مقدمہ لڑنا چاہتا ہوں - میری واقعی defamation ہوئی ہے - لیکن اگر کوئی شخص مقدمہ نہ لڑنا چاہے اور معاملے کو آگے نہ بڑھانا چاہے تو اس کیس میں بھی موجودہ provision کے تحت complaint ہوسکتی ہے ، لہذا اس کو روکنے کے لیے یہ ترمیم تجویز کی گئی ہے -

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : This would destroy the entire purpose of the Act and reduce the court of session to make the arbitrations, so that it cannot proceed without the consent of the party. So, I oppose it.

Mr. Chairman : The question is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7 in the proposed section 198-A, in sub-section (2) the comma and words, and be accompanied with a cerficate in writing of the aggreived person showing that he has consented to the filling of such a complaint' be added at the end."

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman : We go to item No. 8. Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : Sir, I beg to move :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (3), in paragraph (a), after the word 'Government' the word 'concerned' be inserted."

Mr. Chairman : Motion moved :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (3), in paragraph (a), after the word 'Government' the word 'concerned' be inserted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

جناب شہزاد گل : پیرا (a) میں ہے -

"In the case of the President or the Prime Minister or a Government, of any Secretary to the Government authorised by him in this behalf."

اس میں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ گورنر کے مرکزی سیکرٹری سے اجازت لینی ہوگی یا صوبائی سیکرٹری سے اجازت لینی ہوگی اس وجہ concerned Government......

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : The authority is to be of the President or the Prime Minister or the Governor. He is to chose and in any case, I may like to point out to the honourable Member that Governor has no more any executive functions in the province. He is an agent of the President and, therefore, the decision has to be in respect of . . .

Mr. Chairman : You mean to say that the purpose...

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : That is the distinction between (a) and (b) is deliberate.

Mr. Chairman : Without adding the word "consent".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Yes, Sir.

Mr. Chairman : The question is :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (3), in paragraph (a), after the word 'Government' the word 'concerned' be inserted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman : Now, 8A.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : This is redundant. I do not think that the Member would move because Speaker and Chairman have already been excluded. So, this is totally redundant.

Mr. Chairman : 8A not moved. 8B.

Khawaja Mohammad Safdar : Not moved.

Mr. Chairman : 8B is not moved. Item No. 9, Mr. Shahzad Gul,

Mr. Shahzad Gul : Not moved, Sir.

Mr. Chairman : Not moved. Now, I put the clause to vote.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : No, Sir. These are all amendments to the Schedule actually.

Mr. Chairman : Then I will put the whole of the Schedule. Mr. Shahzad Gul, are you not moving it ?

Mr. Shahzad Gul : 9 not moving.

Mr. Chairman : Not moving. No. 10.

Mr. Shahzad Gul : Sir, I beg to move :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (4) for the word 'six' the word 'two' be substituted."

Mr. Chairman : Motion moved :

> "That in the schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (4) for the word 'six' the word 'two' be substituted."

Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

جناب شہزاد گل : اس میں یہ ہے کہ :

> "No court of session shall take cognizance of an offence under sub-section (1), unless the complaint is made within six months from the date on which the offence is alleged to have been committed."

جناب والا ! چھ مہینے کی میعاد بہت بڑی میعاد ہے ۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میری defamation ہوئی ہے اور وہ .p.p کے پاس آتا ہے اور complaint دائر کرتا ہے کہ واقعی میری defamation ہوئی ہے ۔ اب مہینہ ، دو مہینے ، ایک ہفتہ جتنی جلدی ہوسکے اسے complaint دائر کرنی چاہیے ۔ اب چھ مہینے پہلے کوئی بات ہوئی ہوگی ،گپ شب میں یا مذاق میں ، تو وہ آئے گا چھ مہینے کے بعد اور کہے گا کہ میری فلاں شخص نے defamation کی ہے اور وہ معاملہ سیشن کورٹ میں لے آئے گا ۔ یہ چھ مہینے کی معیاد بہت زیادہ ہے اور یہ یہاں ناجائز طور پر استعمال کیا جائے گا ۔ خصوصاً public servants کے کیس میں ناجائز طور پر استعمال ہوگا ۔ اس لیےاس میعاد کو کم کر کے چھ مہینے کی بجائے دو مہینے کردیں تو بہتر ہوگا ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, I would like to inform my honourable colleague that there is no period of limitation in criminal law.

Mr. Chairman : He knows that.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : You can prosecute for a crime at any time. Here we are putting the limit of six months. Instead of appreciating you want to reduce it to two months. The question of the aggreived party being at disadvantage is irrelevant. It is the Government whose name is defamed. It is for the Government to decide whether to prosecute or not. Therefore, it takes the Government machinery, the Law Ministry to decide whether to prosecute or not. For it we are bringing limitation laws in the criminal procedure. There is no limitation on criminal actions.

Mr. Chairman : The question is :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (4) for the word 'six' the word 'two' be substituted".

(The motion was negatived)

Mr. Chairman : Now, we move to 11. Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (5), the words 'shall try the case without the aid of a jury or assessors and', be deleted".

Mr. Chairman : Motion moved :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (5), the words 'shall try the case without the aid of a jury or assessors and', be deleted".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اصل sub-clause جو کہ item 7 کے ذریعے تجویز کیا گیا ہے ، وہ یہ ہے :

"When the court of session takes cognizance of an offence under sub-section (1), then, notwithstanding anything contained in the Code, the court of session shall try the case without the aid of jury or assessors and in trying the case shall follow the procedure prescribed for the trial by Magistrate of warrant cases instituted otherwise than (a), (b) and (c) before".

جناب والا ! اگر آپ ملاحظہ فرمائیں لاء ریفامز آرڈیننس انٹری نمبر ۱۰۵ -

جناب چیئرمین : انٹری نمبر ۱۰۵ -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! شق نمبر ۱۰۵ میں لکھا ہے کہ :

"Chapter 23 shall be omitted".

اب جناب والا ! ہم دیکھتے ہیں کہ Chapter 23 کون سا ہے ۔ Chapter 23 ضابطۂ فوجداری میں ان مقدمات سے تعلق رکھتا ہے جن کی سماعت عدالت سیشن یا ہائی کورٹ میں ہو ۔

Before the High Court and Court of Sessions.

اس میں ہائی کورٹ اور سیشن کورٹ میں مقدمات کی سماعت کا طریقہ کار درج ہے ۔ ہائی کورٹ میں جیوری کی فہرست تیار کی جائے گی ۔ assessors کی لسٹ عدالت یا سیشن میں جائے گی ۔ جب کوئی مقدمہ جیوری کی مدد سے زیر سماعت آنا ہوگا تو جیوررز کی اس فہرست میں سے چند افراد کو طلب کیا جائے گا ۔ assessors کی لیسٹ میں سے سیشن جج صاحب چند assessors بلائیں گے کیونکہ assessors کی مدد سے مقدمات کی سماعت کرنی ہوگی ۔ جناب والا ! یہ سارا باب اب ضابطۂ فوجداری میں موجود نہیں ہے ۔ آپ کی توجہ اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں وہ تو مدت ہوئی کہ assessors کی ضرورت کو ختم کردیا گیا تھا ۔ میرے وکلاء بھائی بیٹھے ہیں ۔ ان کو معلوم ہے کہ assessors کے بغیر مقدمات کی سماعت ہوتی ہے ۔ اب پھر وزیر قانون صاحب یہ خیال فرماتے ہیں کہ جیوری اور assessors کے بغیر مقدمات سنے جائیں ۔ جناب والا ! قانون کی اصلاح کے لیے یہ تجویز پیش کی ہے ۔ chapter 23 میں سے اس کو حذف کردیا گیا ہے ۔ اس میں مقدمات کی سماعت کا طریقہ وہی ہے جیسا کہ assessors یا جیوری کے ذریعے میں ہوتا ہے ۔

میرا اعتراض نہایت واضح ہے کہ کلاز زیر بحث میں یہ کہا گیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات عدالت سیشن میں assessors کی امداد بغیر اور ہائی کورٹ میں جیوری کی مدد کے بغیر سماعت کیے جائیں ۔ زیر بحث کلاز کے ذریعہ ایسے خطرے کا دفعیہ مطلوب ہے جو سرے سے موجود ہی نہیں ، اس لیے یہ کلاز بالکل غلط ہے اور موجودہ صورت میں ایوان کو اسے منظور نہ کرنا چاہیے ۔

کیا وزیر قانون صاحب بتاسکتے ہیں کہ مقدمات کی سماعت کا جو طریقہ متروک ہوچکا ہے ، اس کے ذکر کو اس کلاز میں کیوں ضروری خیال کیا گیا ہے ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : May be there is some validity in what he has said. I do not dispute.

Mr. Chairman : Their requirement of jury and assessors......

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : It has been done away with. Suppose to-morrow a notification is issued by the Provincial Government, then we should be ready for that. This is only as an abundant precaution. I do not say the stand taken is not valid but this is only as an abundant precaution.

خواجہ محمد صفدر : جب ایک قانون ہی موجود نہیں تو ترمیم کس میں کررہے ہیں ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : It is safer. Let us not have assessors and the jury when you are judging a man's personal character.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میرے علم میں ایسا کوئی قانون نہیں ، جس میں جیوری کو طلب کیا جائے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I have made my submission. I have replied.

Mr. Chairman : It is by way of abundant precaution. There is no doubt left whatsoever.

خواجہ محمد صفدر : پہلے کون‌سا شک ہے جسے آپ رفع کررہے ہیں ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Suppose one province makes an amendment tomorrow re-introducing assessors ; we would like to make it clear that this would be without the assessors.

Mr. Chairman : There is some force in this argument.

کل کو کوئی Provincial Government جسے اختیار ہے ایسا قانون بناسکتی ہے تو ہم منع نہیں کرسکتے تو پھر وہ اس میں amendment لائیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر : اگر کوئی صوبہ اس قسم کا قانون بنائے گا تو مرکزی پارلیمنٹ کے منظور کردہ قانون کی موجودگی میں وہ غیر مؤثر اور کالعدم ہوگا ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ کہتے ہیں کہ کون سا قانون ؟

Mr. Addul Hafeez Pirzada : I do not want to enter into debate. I have made my point clear. I do not think there is any further scope of exchanges.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! اس سلسلے میں میں بھی ایک گذارش وزیر قانون کی خدمت میں لانا چاہتا ہوں کہ chapter 21 میں جو provision 10 پہلے ہی ختم کی جاچکی ہے ، سیشن کوڈ میں only court of session ہے ۔ جناب والا ! جو کیس سیکشن اے - ۱۹۹ میں آئیں گے وہ کیس سیشن کورٹ میں جائیں گے ۔

Mr. Chairman : These cases will be tried by the session courts.

جناب شہزاد گل : لاء ریفارمز آرڈیننس میں اے - ۱۹۸ کو صاف طور پر ختم کیا گیا ہے -

جناب چیئرمین ! ان کا مطلب صاف ہے - اے - ۱۹۸ کے مطابق سیشن کورٹ میں سنا جائے گا اور سیشن کورٹ میں assessors اور جیوری کی ضرورت نہیں ہوگی - اس میں کون سی ایسی بات ہے ؟ ٹھیک ہے آپ کو پسند نہ ہو لیکن اس میں تو کوئی illegality نہیں ہے -

Now, the question before the House is :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 7, in the proposed section 198-A, in sub-section (5), the words 'shall try the case without the aid of a jury or assessors and', be deleted".

(The motion was negatived)

Mr. Chairman : The amendment is rejected. Now, 11-A, Khawaja Safdar, you move.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : It is the same one.

خواجہ محمد صفدر : یہ تو غیر ضروری ہوگی -

جناب چیئرمین : ہاں یہ redundant ہوگی -

All right, we move to 12. Yes, Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 13, be deleted".

Mr. Chairman : The amendment moved is :

"That in the schedule to the Billin column 4, item 13 be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا : اس میں جہاں تک میری رائے کا تعلق ہے - یہ ترمیم دفعہ ۳۹۷ ضابطہ فوجداری میں کی گئی ہے اور دفعہ ۳۹۷ اس وقت جس صورت میں ہے ، وہ یہ ہے :

"397. Sentence on offender already sentenced for another offence.—

When a person already undergoing a sentence of imprisonment

or imprisonment for life, is sentenced to imprisonment or imprisonment for life, such imprisonment or imprisonment for life shall commence at the expiration of the imprisonment or imprisonment for life to which he has been previously sentenced, unless the Court directs that the subsequent sentence shall run concurrently with such previous sentence ;

Provided that where a person who has been sentenced to imprisonment by an order under section 123 in default of furnishing security whilst undergoing such sentence, sentenced to imprisonment for an offence committed prior to the making of such order, the latter sentence shall commence immediately".

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! آپ دیکھیں گے کہ دفعہ ۳۹۷ کی صورت یہ ہے جس کے الفاظ میں نے آپ کے سامنے پڑھے ہیں ۔ اس میں کسی مقام پر بھی آپ ملاحظہ فرمائیں کہ transportation کا لفظ نہیں آتا ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I beg your pardon, I have to interrupt. I have repeatedly said that this has not become the law. The notification has to be issued before this becomes law. That notification has not been issued by the Provincial Governments. I will refer you to the Bill's statement of objects which I have appended with this. None of the Provincial Governments has so far issued a notification to bring the said provisions into force, so that the situation has been created in which the Code of Criminal Procedure, 1898 continues to refer to the form of the punishment no longer recognised by the Pakistan Penal Code This is the situation. It is only under the Law Reforms Ordinance that that portion of Law Reforms Ordinance has not become the law. So how do you bring an amendment in the Code of Criminal Procedure ?

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اگر محترم وزیر قانون صاحب کی یہ دلیل تسلیم کرلی جائے کہ لاء ریفارمز آرڈیننس کی شق نمبر ۱۳۳ سرے سے قانون میں موجود ہی نہیں اور اس موضوع پر اس سے قبل بھی وہ اپنے خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں اگر ان کے دلائل درست ہوں تو پھر میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ شق قانون کی کتاب میں موجود نہیں ہے تو پھر یہ زیر بحث مسودۂ قانون کے صفحہ ۵ پر شق ۱۳۳ میں کیوں درج کیا گیا ہے ؟ کیا اسے حذف کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ؟ اگر میں بحث کی غرض سے ان کی یہ دلیل مان لوں تو پھر اس مسودۂ قانون کے ذریعہ اس کو کیوں حذف کرنے کے لیے کہا جارہا ہے ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : This provision is a part of the Law Reforms Ordinance. Nobody says that it is not a part of the Law Reforms Ordinance, and that is why it is being deleted, but it has not come into force so as to affect the Code of Criminal Procedure. The Code of Criminal Procedure does not stand amended. That is the whole thing which you do not seem to understand at all.

خواجہ محمد صفدر : بہرحال میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے ۔ جب پہلے میں نے بحث کی تو اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ یہ قانون مؤثر نہیں ہے ۔ اس پر

[Khawaja Mohammad Safdar]

ابھی تک عمل درآمد شروع نہیں ہوا ۔ ابھی کسی صوبائی حکومت نے نوٹیفیکیشن نہیں کی اس لیے ضروری نہیں ہے کہ لاء ریفارمز آرڈیننس کی کسی دفعہ کو منسوخ کیا جائے جیسا کہ میں نے شق نمبر ۱۶ کے متعلق عرض کیا تھا ۔ جس کے متعلق میری اور محترم شہزاد گل کی ترمیم تھی کہ اس کو منسوخ کیا جائے ۔ اس وقت یہ دلیل دی گئی تھی اور اب ہمیں بتایا جارہا ہے کہ اسے قانون کا حصہ بنایا جائے ۔ ایک طرف اس کو منسوخ کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ قانون کا حصہ ہے ۔ وہ کسی طرح منسوخ تصور نہیں کیا جاسکتا ۔ اگر وزیر قانون کی پہلی پوزیشن صحیح ہے کہ یہ قانون ہی نہیں ہے وہ اسے سرے سے مانتے ہی نہیں تو پھر میں یہ گذارش کروں گا کہ اس مسودۂ قانون کے دوسرے حصہ کو کیسے قانون مانا جاسکتا ہے ؟

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب آپ کا جھگڑا ہے ۔ اب ایوان اس کا فیصلہ کرے گا ۔

خواجہ محمد صفدر : یا تو ہماری پہلی ترمیم تسلیم کریں جو شق نمبر ۳ کے متعلق ہے یا یہ ترمیم تسلیم کرنی پڑے گی ۔ He cannot have both ways

جناب چیئرمین : چلیے ایوان سے پوچھ لیتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب It is for you to decide اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ ایوان غلط قانون بنائے تو آپ کی مرضی میرا فرض ہے کہ میں غلطی کی نشاندہی کردوں ۔ یہ تو ممکن نہیں کہ ایک حصہ کو حذف کرنا ضروری ہے اور دوسرے حصہ کو حذف کرنا ضروری نہیں ہے ۔

He. cannot have both ways.

Mr. Chairman : Your argument has been heard. The House has heard both the arguments, now I will put the question.

جناب شہزاد گل : میں ایک منٹ بولنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : آپ ایک گھنٹہ بولیں لیکن نئی بات کریں ۔

جناب شہزاد گل : یہ سیکشن ۳۹۷ جو ہے جب لاء ریفارمز آرڈیننس amend ہوا تھا تو اس وقت original لاء ریفارمز آرڈیننس میں ایک second proviso تھا ۔ جب ۱۹۷۲ء میں لاء ریفارمز آرڈیننس amend ہوا تو صرف ایک second proviso رہا ۔ اب first proviso be omitted ہوگا ۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : کس نے کہا ہے کہ second proviso نہیں ہے -
وہ چل رہا ہے بھائی میں یہی گذارش کررہا تھا

because Criminal Procedure Code has not been amended so far, because notification has not been issued. This is what I say. I have heard the great words of wisdom from the honourable friend, and I have nothing to say in reply, because he is a great democrat, who wants to impose his will on the whole House and this is the democracy that he has a voice, but the rest of the House has no voice.

Mr. Chairman : Now, let us ask the House. I will take the views of the House. The question before the House is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, item 13, be deleted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman : They do not agree to what you say, they have rejected your amendment Now, we move on.

خواجہ محمد صفدر : اس وقت میرے پاس دو بج کر ۱۰ منٹ ہوئے ہیں :

Mr. Chairman : You don't move 13 ?

خواجہ محمد صفدر : میں تو ساری move کروں گا - اس وقت سوا دو بج رہے ہیں کل پھر نئے سرے سے شروع کریں -

جناب چیئرمین : ختم کرنے دو -

خواجہ محمد صفدر : میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ یہ پوائنٹ ایسا ہے کہ محترم لاء منسٹر صاحب سے بھی آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ مزید عرق ریزی کا جو نتیجہ نکلے ، وہ کل نکلے ، کیونکہ میں خود بڑی مستحکم زمین پر ہوں - I am on firm ground - میں جو عرض کررہا ہوں وہ درست ہے ، قانون کو غلط طور پر اس ایوان میں بنایا جارہا ہے - میں گذارش کروں گا کہ آخر ایک قانون پاس کر لیا ہے بلکہ دوسرا بھی تقریباً پاس ہوچکا ہے اس لیے کوئی جلدی نہیں ہے -
give us time, I will come prepared.
جو کچھ بھی میرے ذہن میں ہوگا میں ان کے سامنے پیش کر دوں گا -

جناب چیئرمین : آپ آج بھی تو prepare ہو کر آئے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : عرض یہ ہے کہ میری تمام ترامیم ایسی ہیں جن کو قبول کرنا میرے خیال میں اس ایوان کے لیے ضروری ہے -
let us come more prepared, Sir.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I don't see why he should have objection to sitting. I have got another House of Parliament coming in the evening. If I have got no objection, what objection can you have ?

Mr. Chairman : Yes, amendment No. 13 please.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 18, in the proposed paragraph (i) of sub-section (1) of section 497, the words 'or imprisonment for ten years , be deleted."

Mr. Chairman : Motion moved :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 18, in the proposed paragraph (i) of sub-section (1) of section 497, the words 'or imprisonment for ten years', be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! item 18 کے ذریعے ضابطہ فوج داری کی دفعہ ۴۹۷ میں یہ ترمیم کرنے کی تجویز کی گئی ہے کہ اگر کوئی مجرم جس کو اس کے جرم کی پاداش میں سزائے موت یا دس سال سے زیادہ قید کی سزا دی جاسکتی ہو تو اس صورت میں ملزم کی ضمانت نہیں لی جائے گی ۔ جناب والا ! اب ضمانت سے متعلقہ قانون کو میرے نکتہء نظر سے شدید سنگین صورت دی جا رہی ہے ۔ ایسے جرائم کی تعداد بہت کم ہے جن کی سزا عمر قید ہو یا موت ہو لیکن ایسے جرائم جن کی سزا دس سال ہو یا دس سال سے زیادہ ہو ان کی تعداد لامحدود ہے ۔ جناب والا ! فوج داری قانون کا ایک مسلمہ اصول یہ ہے کہ جب تک کسی کے خلاف کوئی الزام ثابت نہ ہو جائے، اس وقت تک اسے بے گناہ تصور کیا جاتا ہے ۔ اس مسلمہ اصول کے تحت میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ضمانت سے متعلقہ قانون کو سخت تر کیا جائے یہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہوتا جیسا کہ پچھلے سال اس حکومت نے یہ قانون وضع کیا تھا کہ ایک سال یا چھ ماہ اگر گزر جائیں اور مقدمہ کی سماعت نہ ہو تو ایسے مقدمات کے ملزموں کو ضمانت پر رہا کر دیا جائے ۔ اس رعایت کو واپس لیتے ہوئے اب اس دفعہ کو زیادہ سنگین بنا دیا گیا ہے، سخت تر کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ! محترم وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ جن جرائم کی سزا دس سال یا دس سال سے زیادہ ہے وہ نہایت سنگین نوعیت کے ہیں ۔ مجھے ان سے اتفاق ہے کہ وہ جرائم انتہائی سنگین نوعیت کے ہیں لیکن جناب والا ! میں اس ترمیم سے اتفاق نہیں کر سکتا ۔ جیسا کہ اس ملک میں گذشتہ دو سال میں اپنے بعض سیاسی حریفوں کو سنگین جرائم میں ملوث کرنے کی روایت جاری کی گئی ہے پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ نے جن

ملزمان کو رہا کیا تھا موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان پر دوبارہ مقدمے چلا دیے ہیں اور یہ خصوصیت صرف پنجاب کی نہیں ہے ، بلکہ سندھ ، فرنٹیئر اور بلوچستان میں بھی ایسا ہی ہو رہا ہے ۔ حکمران طبقہ جھوٹے مقدمات میں لوگوں کو ملوث کر رہا ہے اور جھوٹے مقدمے بھی ایسے جو سنگین نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ مجھے یاد ہے جناب والا ! ایک وزیر صاحب کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنایا گیا تھا اور وہ جھوٹا ثابت ہوا ۔ میں یہاں کھڑے کھڑے سینکڑوں ایسے جھوٹے مقدمات گنوا سکتا ہوں ۔ میرے خلاف بھی دو جھوٹے مقدمے ہیں ۔ اس لئے جناب والا ! ضمانت کے متعلقہ قانون کو بجائے سخت تر کرنے کے نرم تر کیا جائے ۔ موجودہ حالات کے پیش نظر ضمانت سے متعلقہ قانون کو نرم تر کرنا ضروری ہے ۔ ایسے حالات میں جب کہ سیاسی رہنماؤں کو قتل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے بلکہ کئی ایک قتل ہو چکے ہیں ۔ ایسے حالات میں اگر اس ضمانت سے متعلقہ قانون کو سخت تر کر دیں تو پھر خدا حافظ ہے اس عوام کا ہماری تو خیر ہے ۔ ہم تو برداشت کرتے رہیں گے ۔

(At this stage the Chair was vacated by Mr. Chairman occupied by Mr. Deputy Chairman).

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I just want to say that it is a complete misstatement, and I wish the Senator would not make a habit to mislead the House. At least, he should have the courtesy to read the provision. I only say this much that see the proviso "provided further that, without prejudice to the provision of section 498". That is also part of the section. You are deliberately misleading the House. No impediments are being put in the way of the High Court to grant a bail without notice. Why this misstatement is made? This is only confined to the Magisterial court and in this case the invariable practice not to grant bail without notice to the prosecution is there. That is all I have to say.

Mr. Deputy Chairman : The question is :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 18, in the proposed paragraph (i) of sub-section (1) of section 497, the words 'or imprisonment for ten year,' be deleted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : No. 14—Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

"That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 18, in the proposed paragraph (ii) of sub-section (1) of section 497, the words 'or imprisonment for ten year,' be deleted."

Mr. Deputy Chairman : Amendment moved :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 18, in the proposed paragraph (ii) of sub-section (1) of section 497, the words 'or imprisonment for ten year', be deleted".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, لفاظ یہ ھیں "In the existing proviso for the full stop at the end a colan shall be substituted and thereafter the following second proviso shall be added, namely,

'Provided further that, without prejudice to the provisions of section 498, a person accused of an offence as aforesaid shall not be released on bail unless the prosecution has been given notice to show cause why he should not be so released'."

جناب والا! اس ضمن میں میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ غالباً محترم وزیر قانون صاحب کو غلطی ہو گئی ہے، میں ترمیم نمبر ۱۳ پر بحث کر رہا تھا کہ ترمیم نمبر ۱۴ کے ذریعے نوٹس دینا ضروری ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے اس سے اتفاق ہے۔ دفعہ ۴۹۸ اس سے مستثنیٰ کی گئی ہے اور قبل از گرفتاری ضمانت کے متعلق جہاں تک تھوڑا سا قانون میں جانتا ہوں وہ دفعہ اس ترمیمی بل کی زد میں نہیں آتی۔ جناب والا ! جب محترم وزیر قانون صاحب اس بات کو تسلیم فرماتے ہیں کہ جھوٹے مقدموں میں یا ایسے لوگوں کے خلاف مقدمات میں جن کے متعلق عدالتوں کو یہ یقین ہو کہ ملزم ایسے لوگ نہیں یا وہ ناکردہ گناہ ہیں، تو عدالت کو ضمانت قبل از گرفتاری لینے کا حق ہے تو پھر گرفتاری کے بعد ضمانت میں رکاوٹ ڈالنے سے کیا فائدہ ؟ محترم وزیر صاحب یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ لوگوں کی ضمانت قبل از گرفتاری ہو۔ اس سب کلاز کو یہاں لکھ کر گرفتاری کے بعد ان لوگوں کی ضمانت کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کے کیا معنی ہیں ؟ مجھے امید ہے کہ میرے فاضل دوست محترم وزیر قانون صاحب اسی بات کو دیکھیں گے کہ خود انہیں کے arguments انہیں کے خلاف جاتے ہیں۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : فرق صرف معمولی سا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ضمانت قبل از گرفتاری جو ہے سیشن کورٹ یا ہائی کورٹ دے سکتا ہے، مجسٹریٹ کورٹ نہیں دے سکتا۔

خواجہ محمد صفدر : مجسٹریٹ جناب دس سال والی سزا میں کبھی ضمانت نہیں لیتا۔۔۔ کبھی نہیں لیتا۔

Mr Deputy Chairman : The question before the House is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 18, in the paragraph (ii) of sub-section (1) of section 497, the words 'or imprisonment for ten yeer', be deleted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment is rejected. Earlier as I put amendment No. 14 to the House, actually it was amendment No. 13. So, I want to put it once again.

The question before the House is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in item 18, the proposed paragraph (i) of sub-section (1) of section 497, the words 'or imprisonment for ten years' be deleted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Amendment No. 13 is also rejected. No. 15.

Mr. Shahzad Gul : Not moved.

Mr. Deputy Chairman : No. 15, not moved.

No. 16, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in the proposed amendment to the Law Reforms Ordinance, 1972, entry 8 be substituted by the following namely :—
>
> '8. Item 163, sub-item (i) be omitted'."

Mr. Deputy Chairman : Amendment moved :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in the proposed amendment to the Law Reforms Ordinance, 1972, entry 8 be substituted by the following namely :—
>
> '8. Item 160, sub-item (i) be omitted'."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : Yes, Mr. Shahzad Gul :

جناب شہزاد گل : جناب والا ! آئیٹم ۱۶۳ میں سیکشن ۴۹۷ میں لاء ریفارمز آرڈیننس کے ذریعہ سیکشن ۴۹۷ میں مندرجہ ذیل ترمیم تجویز کی گئی تھی :—

[Mr. Shahzad Gul]

No. 1 "For the word 'transportation for life' the words 'imprisonment for life' shall be substituted."

یہ تھا سب آئیٹم نمبر ۱ "In sub-item (ii) in the proviso for full stop at the end a colon shall be substituted and there after the followingproviso shall be added, namely :—

'Provided further that the court may accept where it is of opinion that the delay in the trial of the accused has been occasioned by an act or ommission of the accused or any other person acting on his behalf directs that any person may be released on bail who being accused of an offence not punishable with death has been detained for such offence for a period exceeding six months and whose trial for such offence has not concluded, who being accused of an offence punishable with death has been detained for such an offence for a period exceeding six months and whose trial for such offence has not concluded."

موجودہ ترمیم میں جناب والا ! item نمبر ۱۶۳ کو سالم کا سالم omit کیا جا رہا ہے - پہلے تو وہ arguments ہیں کہ اگر یہ ہمارے خیال میں موجود نہیں ہے - تو پھر ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے - ویسے item ۱۸ میں ۴۹۷ میں ترمیم تجویز کی گئی ہے اور اس میں (ii) sub-item رکھی گئی ہے - اس میں جو concession دی گئی تھی کہ چھ مہینے تک اگر trial conclude نہ ہوں یا murder کیس میں ایک سال تک conclude نہ ہو تو اس کا right بن جاتا ہے کہ وہ اسے ضمانت پر رہا کرے - لیکن موجودہ item ۱۶۳ کو سالم کا سالم omit کرنے سے نئی دفعہ جو رکھی گئی تھی وہ چھ مہینے کی ہے - ایک سال کے trial conclude نہ ہوں تو پھر ضمانت پر رہا کیا جائے گا -

Mr. Deputy Chairman : Mr. Niamatullah, please resume your seat.

جناب شہزاد گل : لیکن وہ واپس لیا جا رہا ہے - لہذا اس وجہ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے اور خواجہ صاحب کی بھی یہی ترمیم ہے اور سب آئیٹم کو delete کیا جائے اور جو سب آئیٹم ۲ ہے جس میں یہ concession دی گئی تھی - اس کو بحال رکھا جائے اس وجہ سے یہ ترمیم پھر کی گئی ہے - کیونکہ ملزم ایک سال تک ، چھ مہینے تک کسی ہائی کورٹ میں نہ آئے ٹرایل conclude نہ ہو ،گواہ نہ آتے ہوں تو ملزم کا کیا قصور ہوگا - ایسی حالت میں اگر اسے ضمانت پر رہا کر دیا جائے - تو یہ انصاف کا تقاضا ہے ، لہذا اس کو ضمانت پر رہا کیا جائے -

Mr. Deputy Chairman : Yes, Mr. Khawaja Safdar.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں لمبی گفتگو نہیں کروں گا - صرف وہ دلیل جو محترم وزیر قانون صاحب نے اس ایوان میں ابھی ابھی دی تھی اور وہ لاء ریفارمز کے تحت جو ترمیم ضابطہ فوج داری میں ہوگئی ہے اس لیے یہ ترمیم کرنا لازمی نہیں ہے - اب ہم یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ لازمی نہیں تھا اور ان کا دعویٰ درست تھا تو پھر آئیٹم ۸ میں یہ الفاظ 163 shall be omitted یہاں سے حذف ہونے ضروری ہیں - اگر ان کا دعویٰ غلط ہے تو پھر اس صورت میں لاء ریفارمز کے تحت جو قانون وضع کیا گیا تھا It is very much there اس کو delete کرنے کی کوشش کی گئی ہے - اس لیے فاضل وزیر قانون صاحب کے یہ arguments غلط ہیں - اس لیے انہیں یہ ترمیم قبول کرنی چاہیے -

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I cann't help.

Mr. Deputy Chairman : This argument has been repeated more than five times.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : We are dealing with this because we want to strike out all the Law Reforms Ordinance once for all. There are a number of provisions of the Law Reforms Ordinance relating to the Criminal Procedure Code, which will remain intact, and all those provisions will come into force by issuing a single notification by the Provincial Governments. When that notification is issued all that remains part of Law Reforms Ordinance, will come into force. If these redundant provisions are continued on the issuance of notification, they wlil come into force and cause confusion. That is why they should be struck off once for all. I have nothing else to add.

Mr. Deputy Chairman : I think, it is 16. Well, the question before the House is :

> "That in the Schedule to the Bill, in column 4, in the proposed amendment to the Law Reforms Ordinance, 1972, entry 8 be substituted by the following, namely :—
>
> "8. Item 163, sub-item (i) be omitted".

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : I think, 16-A becomes redundant. Not moved.

Now the question before the House is :

> "That Schedule to the Bill stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The Schedule stands part of the Bill. Now, the question before the House is :

> "That Clause 2 stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That the Preamble Clause 1, Sohrt title stand part of the Bill".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : There is one amendment to Clause 1. I would like to inform my honourable Member that this is not a material amendment and need not be moved. This correction can be made by the Secretariat straightaway.

Khawaja Mohammad Safdar : I will show it.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Then we oppose the amendment.

Mr. Deputy Chairman : Please move your amendment.

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

"That in sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, for the figures and word '(ii) and (iii)' the figures and word '(i) and (ii)' be substituted."

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

"That in sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, for the figures and word '(ii) and (iii)' the figures and word '(i) and (ii)' be substituted".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, if it is to be moved, I oppose it. This is a typographical mistake which can be corrected without moving an amendment. The Secretariat will correct it. If it is to be moved, I oppose it.

Mr. Shahzad Gul : In view of the explanation, I withdraw the amendment.

Mr. Deputy Chairman : You withdraw your amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : The circumstances were not fully known to me. Rule 188 (6) says :

"When a Bill is passed, with or without amendment, the Secretary may, if necessary,—

(a) correct punctuations or grammatical or printing errors."

In the Bill which was introduced in the National Assembly there was mentioned (ii) and (iii). It is not a printing error.

Mr. Deputy Chairman : I think, it was a printing error in the National Assembly, and it has been repeated here. I think, we can correct it.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : This is not an amendment. The Secretariat of the National Assembly can correct it, and even now it can be corrected. So, it is not an amendment. This is a printing error because something has been given which does not exist.

(*Interruptions*)

Mr. Deputy Chairman : Let us not go through technicalities. It is a typographical mistake and it can be corrected in the third reading, Therefore. I rule out the amendment, and I direct the Secretariat to correct the typing mistake in consultation with the National Assembly.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I think, it is a bad manner to speak while sitting down.

Mr. Deputy Chairman : Now, preamble. The question before the House is :

"That the Preamble, Clause 1, Short title stand part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend certain laws relating to criminal procedure [The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974], be passed."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That the Bill further to amend certain laws relating to criminal procedure [The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1974], be passed."

Mr. Deputy Chairman : Do you oppose ?

Mr. Mohammad Hashim Ghilzai : This is opposed, Sir. I would request you just to postpone this for tomorrow.

Mr. Deputy Chairman : I think, it will not take much time. What is your opinion—to keep it postponed ?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : There has been so much debate on this Bill.

Mr. Deputy Chairman : I think, it is getting late. We should not displease them.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : We have got so much business before the House that we cannot finish it tomorrow. We have got a very long Bill—Electoral Rolls Bill—tomorrow. We know their delaying tactics and we will face them. Let there be no illusion that you can retard the working of the Senate. One or two persons cannot do this. The House has to do this. So, I think, there is nothing left in this Bill.

Mr. Deputy Chairman : They want to say something on the third reading. Please concede to it, and let them say.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I am sorry, I will not refer to what you said. They have never realised the difficulties the country is facing. They never appreciate what crucial phase we are going through. I have no objection to adjourn it for tomorrow. I assure you that there will be no restriction from our side, because we are not indebted to them.

(*Interruption*)

Mr. **Abdul Hafeez Pirzada** : The honourable Member was not here. Why is he rising without the permission of the Chairman ? Have I conceded the floor ?

Mr. **Deputy Chairman** : Let us not go into that lengthy debate.

Mr. **Abdul Hafeez Pirzada** : I will abide by your decision but they should not forget that the Parliament sat upto 1 o'clock in the morning for making Constitution.

Mr. **Deputy Chairman** : The House is adjourned to meet tomorrow. We will take up the third reading tomorrow. We will meet at 10 o'clock in the morning. We will be meeting in the new Hall and the Prime Minister will also attend the session tomorrow. This is our request to the Members to be present tomorrow in time.

(The Senate then adjourned till ten of the clock in the morning on Tuesday, April 2, 1974)